زکوٰۃ کسے دیں؟



(تصنیف لطیف)

حُضور فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابوالصالح مُفتی

علیہ الرحمۃ اللہ القوی

مُحمد فیض احمد اُویسی رضوی

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

مَعارِفُ النِّجَاۃِ فِی مَصَارِفِ الزَّکٰوۃِ

المعروف

زکوٰۃ کسے دیں؟

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِاعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہ میں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

تقریظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

آج معاشرہ جس معاشی بدحالی کا شکار ہے کہ غریب، غریب تر اور امیر، امیر تر ہوتا جارہا ہے۔ یہ ساری خرابی دیگر برائیوں کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ ادانہ کرنے کی وجہ سے معاشرہ میں پیدا ہوئی۔ چوری، ڈکیتی کا بڑھتا ہوا رجحان اور ایسے حالات سے تنگ آکر خودکشی کرنا ان معاملات کی ایک وجہ مالدار لوگوں کا زکوٰۃ نہ دینا بھی ہے ورنہ جب زکوٰۃ ادا کی جاتی تھی تو حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں لوگ اپنی زکوٰۃ ٹوکروں میں لے کر نکلتے تھے لیکن کوئی لینے والا نہ ہوتا تھا۔

محترم المقام حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اُویسی صاحب قبلہ مدظلہ العالی [1] کی اس تصنیف معارف النجاۃ فی مصارف الزکوٰۃ میں مصارفِ زکوٰۃ، فقہی مسائل اور قرآن مجید واحادیثِ مقدّسہ میں موجود زکوٰۃ دینے کی فضیلت اور زکوٰۃ نہ دینے پر وعیدِ شدید کو ذکر کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مصنّف موصوف کی اس سعی کو قبول فرما کر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلیٰ الہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر سید شاہ تراب الحق قادری (1)

امیر جماعت اہل سنت پاکستان، کراچی

22 رجب المرجب 1425ھ، 8 ستمبر 2004ء

[1] قبلہ شاہ تراب الحق قادری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مصنّف علیہ الرحمۃ کی حیات میں تقریظ لکھی تھی۔

ھدیہ برائے معطیان زکوٰۃ

بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر دوسرے لوگ مال کا خزانہ جمع کریں تو تم اعمال کا خزانہ جمع کرو۔اگر دوسرے اسبابِ فانیہ کی چیزیں جمع کریں تو تم رموز واسرار کی جستجو کرو ۔

یک درم کان دہی بدرویشی	بہتراز گنجہائے مدخرست
زانچہ داری تمتعی بردار	کان دگرروزی کسے دگرست

ترجمہ: ایک فقیر کو ایک درہم دینا ہزاروں خزانوں کو محفوظ کرنے سے بہتر ہے جتنا ہو سکتا ہے تم مال سے آج نفع اٹھاو ورنہ کل تو اس کا کوئی اور مالک ہو گا۔ (روح البیان) [2]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اِمَامِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی آلِہٖ الطَّیِّبِیۡنَ وَاَصۡحَابِہٖ الطَّاھِرِیۡنَ

اما بعد!زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اسے نماز کے ساتھ بتیس(32) بار ذکر کیا گیا ہے۔اس کی ادائیگی پر بہت اجر وثواب کا وعدہ اور نہ دینے پر عذابِ شدید کی وعید سنائی گئی ہے۔اس کی اہمیت اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ جس پر زکوٰۃ فرض ہے اور وہ ادا نہیں کرتا تو اس کی کوئی نیکی قبول نہیں جب تک زکوٰۃ ادا نہ کرے۔فقیر مسئلہ کی وضاحت سے پہلے اس کی اہمیت آیاتِ قرآنی اور احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام سے پیش کرتا ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

وَصَلّی اللہ علی حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔پاکستان 21جمادی الآخر 1425ھ

[2] تفسیر روح البیان،پارہ 10،سورۃ التوبۃ: 35،(باختلاف کلماتٍ)،3/419، دار الفکر بیروت

آیاتِ قرآن مجید

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ (پارہ 3، سورۃ البقرہ، آیت276)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہلاک کرتا ہے سود کواور بڑھاتا ہے خیرات کو۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضاقُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں زنہار(ہرگز)نہ سمجھنا کہ زکوٰۃ دی تو مال میں سے اتنا کم ہوگیا، بلکہ اس سے مال بڑھتا ہے۔اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ مثال دے کر سمجھاتے ہیں بعض درختوں میں کچھ اجزائے فاسدہ اس قسم کے پیدا ہوجاتے ہیں کہ پیڑ کی اُٹھان[3] کو روک دیتے ہیں، احمق نادان انھیں نہ تراشے گا کہ میرے پیڑ سے اتنا کم ہوجائے گا، پر عاقل ہوشمند تو جانتا ہے کہ ان کے چھانٹنے سے یہ نونہا ل لہلہا کر درخت بنے گا ورنہ یُوں ہی مرجھا کر رہ جائے گا، یہی حساب زکوۃ کے مال کا ہے۔[4]

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

(پارہ 10، سورۃ التوبہ، آیت 34، 35)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انھیں خوشخبری سناو درد ناک عذاب کی جس دن وہ تپایاجائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں (پھر ان سے کہا جائیگا)یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا جوڑنے کا۔

فائدہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپیہ پر نہ رکھا جائے گا نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھادیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے جمع ہوں توہر روپیہ جدا داغ دے گا۔رواہ الطبرانی(اسے طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا۔)[5]

---

[3] درخت کا پھلنا پھولنا، مزید شاخوں کا نکلنا۔

[4] فتاویٰ رضویہ کتاب الزکوٰۃ، 10/173، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ، اندرونِ لوہاری دروازہ، لاہور

[5] عَنْ عَبْدِ اللّٰه، قَالَ: "يُكْوَى رَجُلٌ، يَكْنِزُ فَيَمَسُّ دِرْهَمٌ دِرْهَمًا، وَلَا دِينَارٌ دِينَارًا يُوَسَّعُ جِلْدُهُ حَتَّى يُوضَعَ كُلُّ دِينَارٍ وَدِرْهَمٍ عَلَى حِدَتِهِ
المعجم الکبیر للطبرانی، 9/461، رقم الحدیث: 4578، مکتبۃ ابن تیمیۃ القاھرۃ
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب التفسیر، تحت قولہ تعالیٰ (والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللّٰہ فبشرھم بعذاب ألیم)، 7/72، رقم الحدیث: 1040، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

ویسے جہنم میں اہلِ عذاب کی جسمانیت تبدیل کردی جائے گی تاکہ صورۃ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو۔جہنمی کے جسم کا اندازہ یوں لگائیں کہ اس کی ایک داڑھ اُحد پہاڑ جیسی موٹی ہو گی اس بارے میں اللہ عزّوجلّ نے فرمایا:

بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ (پارہ5،سورۃالنساء،آیت56) [6]

احادیثِ مبارکہ

ترجمہ کنزالایمان: ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں۔

(1) بخاری شریف میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [7]

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دے تو اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور قیامت کے روز وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔چنانچہ وہ سانپ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں،میں تیرا خزانہ ہوں۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ۔(مکمل آیت تلاوت فرمائی)

(پارہ4،سورہ آل عمران، آیت 180) [8]

ترجمہ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی۔

---

[6] اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (56)
ترجمہ کنزالایمان: جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

[7] صحيح البخاري، كتاب تفسير القرآن، سورة آل عمران، باب ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خيرا لهم بل هو شر لهم، 1663/4، رقم الحديث:4289، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/1993م

[8] وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ
ترجمہ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے۔

(2)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيُوَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُلْقِمَهُ أَصَابِعَه [9]

ترجمه کنزالایمان: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا خزانہ (جس کی وہ شخص زکوۃ نہیں دیا کرتا تھا) قیامت کے روز ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا اس کا مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا اور وہ اس کے پیچھے ہو گا (اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں) یہاں تک کہ (زکوٰۃ نہ دینے والا) اپنی انگلیاں اس (سانپ) کے منہ میں دے دے گا۔

(3) صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہو گا اس کے لیے آگ کے پتّر (ٹکڑے) بنائے جائیں گے اُن پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور اُن سے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی، جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیے جائیں گے۔یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہوجائے، اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف۔

عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اونٹ[10] کے بارے میں فرمایا: جو اس کا حق نہیں ادا کرتا، اور ان کا حق انہیں دوھنا بھی ہے انہیں گھاٹ پر لانے کے دن [11] قیامت کے دن ہموار میدان میں لِٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ سب کے سب نہایت فربہ ہو کر آئیں گے، پاؤں سے اُسے روندیں گے اور مونھ سے کاٹیں گے، جب ان کی پچھلی جماعت گزر جائے گی، پہلی لوٹے گی یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہوجائے۔عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ پھر گائے بکریاں؟ فرمایا ایسا کوئی گائے اور بکریوں والا نہیں جو ان کا حق (زکوۃ) نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہو گا تو ان کے سامنے کھلے میدان میں اُلٹا ڈالا جائے گا جن میں سے کوئی جانور کم نہ ہو گا ان

---

9) مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ، 927/4، رقم الحدیث:11143، دارالکتب العلمیۃ بیروت

10) ان الفاظ کی تشریح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ مراٰۃ المناجیح میں لکھتے ہیں؛
یعنی سونے چاندی تو بخیل کو تپا کر لگائے جائیں گے اگر اونٹوں کی زکوۃ نہ دی ہو تو ان کی سزا کیا ہے اونٹ تو تپائے نہیں جاتے۔

11) ان الفاظ کی تشریح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ مراٰۃ المناجیح میں لکھتے ہیں: عرب میں دستور تھا کہ اونٹوں کو ہفتہ میں ایک دو بار پانی پلانے کے لیے گھاٹ یا کنوئیں پر لے جاتے تھے، اس دن فقراء کا وہاں مجمع لگ جاتا تھا، اونٹ والے اونٹنیاں دوھ کر ان فقراء اور مسافروں کو دودھ پلادیتے تھے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ یہ دودھ پلانا بھی ان اونٹوں کا حق ہے۔خیال رہے کہ جانوروں کی زکوۃ تو فرض ہے مگر یہ دودھ پلانا مستحب ہے اور مستحب چھوڑنے پر عذاب نہیں ہوتا لہذایا تو اس سے مضطر فقراء کو دودھ پلانا مراد ہے جن کی بھوک سے جان نکل رہی ہو یا پہلے یہ فرض تھا اب مستحب ہے جیسے تنگی کے زمانہ یعنی شروع اسلام میں قربانی کا گوشت صرف تین دن رکھنا جائز تھا۔صاحب ِ مرقات نے فرمایا اس جملہ کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پیاسی اُونٹنیوں کو نہ دوہو صرف گھاٹ پر لانے کے دن پانی پلا کر دوہو، یہ بھی خشک سالی کے زمانہ کے احکام میں سے ہے۔

میں نہ تو کوئی ٹیڑھے سینگ والی ہو، نہ بے سینگ کی، نہ ٹوٹے سینگ کی اور کُھروں سے روندیں گی جب بھی پہلا(گروہ) گزرے گا تو پچھلا واپس ہوگا یہ اس دن ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے حتی کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے۔اب یہ اپنا راستہ جنّت یا دوزخ کی طرف دیکھے گا۔

(یہ حدیث طویل ہے اس میں آگے گھوڑوں اور گدھوں سے متعلّق بھی سوال و جواب مذکور ہے۔) [12]

فائدہ: اوپر حدیث مذکور ہوئی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر گنجا سانپ مسلّط کیا جائے گا۔سانپ جیسا بھی ہو ہر انسان اس کا صرف نام سن کر گھبراتا ہے پھر گنجاتواورزیادہ خطرناک ہے سناہے کہ سانپ جب ہزار برس کاہوتا ہے تواس کے سر پر بال نکلتے ہیں اور جب دو ہزار برس کا ہوتا ہے تووہ بال گر جاتے ہیں یہ معنی ہیں گنجے سانپ کے کہ اتنا پُرانا ہوگا۔اس سے زکوٰۃ نہ دینے والاسوچ لے کہ آج کی غفلت اوربے پرواہی کل قیامت میں کیا رنگ دکھائے گی۔

دستورِصدیق اکبررضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ)

(4)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ خلیفہ ہوئے اس وقت اعراب(دیہاتی اہل عرب) میں کچھ لوگ کافر ہوگئے(کہ زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کر بیٹھے)صدیق اکبر نے ان پر جہاد کا حکم دیا۔امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا"ان سے آپ کیونکر قتال کرتے ہیں؟کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایاہے:مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں اور جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لیااس نے اپنی جان اور مال بچالیامگر حق اسلام میں اور اس کاحساب اللہ کے ذمہ ہے(یعنی یہ لوگ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے ہیں ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا؟)صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا"خدا کی قسم!میں اس سے جہاد کروں گا جو نماز و زکوٰۃ میں تفریق کرے(یعنی نماز کو فرض مانے اور زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرے)زکوٰۃ حق المال ہے،خدا کی قسم!بکری کا بچہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کیا کرتے تھے اگر مجھے دینے سے انکار

---

[12] عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلاَ فِضَّةٍ لاَ يُؤَدِّى مِنْهَا حَقَّهَا إِلاَّ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحَ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِىَ عَلَيْهَا فِى نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰه فَالإِبِلُ قَالَ وَلاَ صَاحِبُ إِبِلٍ لاَ يُؤَدِّى مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلاَّ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لاَ يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلاً وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولاَهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰه فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ وَلاَ صَاحِبُ بَقَرٍ وَلاَ غَنَمٍ لاَ يُؤَدِّى مِنْهَا حَقَّهَا إِلاَّ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لاَ يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلاَ جَلْحَاءُ وَلاَ عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلاَفِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولاَهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ (الی اٰخرہ)

صحیح مسلم، کتاب الزكاة، باب اثم مانع الزكاة، 680/2، رقم الحديث: 987، دار إحياء الكتب العربية

کریں تو اس پر اِن سے جہاد کروں گا۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں واللہ! میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق کا سینہ کھول دیا ہے۔ اس وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے (جو صدّیقِ اکبر کا موقف ہے)۔ (بہارِ شریعت)[13]

ازالہ وھم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف کلمہ گوئی اسلام کے لئے کافی نہیں جب تک تمام ضروریاتِ دین کا اقرار نہ کرے اور امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بحث کرنا اس وجہ سے تھا کہ ان کے علم میں پہلے یہ بات نہ تھی کہ وہ فرضیت کی منکر ہیں یہ خیال تھا کہ زکوٰۃ دیتے نہیں اس کی وجہ سے گنہگار ہوئے کافر تو نہ ہوئے کہ ان پر جہاد قائم کیا جائے مگر جب معلوم ہو گیا تو فرماتے ہیں میں نے پہچان لیا کہ وہی حق ہے جو صدیق نے سمجھا اور کیا۔

(5) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: زکوٰۃ کسی مال میں نہ ملے مگر اسے ہلاک کردے گی۔[14]

فائدہ: بعض ائمہ نے اس حدیث کا یہ معنی بتایا ہے کہ زکوٰۃ واجب ہوئی اور ادا نہ کی اور اپنے مال میں ملائے رہا تو حرام اس حلال کو ہلاک کردے گا۔

اور امام احمد نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ مالدار شخص مال ِ زکوٰۃ لے تو یہ مالِ زکوٰۃ اس کے مال کو ہلاک کردے گا کہ زکوٰۃ فقیروں کے لئے ہے اور دونوں معنی صحیح ہیں۔[15]

(6) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔[16]

(7) فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خشکی وتری میں جو مال تلف (ضائع) ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے سے تلف ہوتا ہے۔[17]

---

13) بہار شریعت، حصہ پنجم، زکوٰۃ اور روزہ کا بیان، حدیث نمبر6، ص366، مکتبۃ المدینہ

14) عَنْ عَاءِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالاً إِلاَّ أَهْلَكَتْهُ .

السنن الكبرى وفى ذيله الجوهر النقى كتاب الزكاة. باب الْهَدِيَّةِ لِلْوَالِى بِسَبَبِ الْوَلاَيَةِ. 159/4، رقم الحديث: 7916. مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة فى الهند ببلدة حيدر آباد

شعب الايمان. الثانى والعشرون من شعب الإيمان. وهو باب فى الزكاة. فصل فى الاستعفاف عن المسالة، 167/5. رقم الحديث: 3246. مكتبة الرشد الرياض

15) الترغيب والترهيب، كتاب الصدقات. الترهيب من منع الزكاة وما جاء فى زكاة الحلى. 543/1. دار الفكر بيروت

16) عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله ما منع قوم الزكاة إلا ابتلاہم الله بالسنين

المعجم الاوسط. من اسمه عبدان. رقم الحديث: 4577. 26/5. دار الحرمين القاهرة

17) قال عمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مَاتَلَفَ مَالٌ فِي بَرٍّ وَلاَ بَحْرٍ إِلاَّ بِحَبْسِ الزَّكَاةِ

الترغيب والترهيب. كتاب الصدقات. الترهيب من منع الزكاة وما جاء فى زكاة الحلى. 543/1. دار الفكر بيروت

(8) احنف بن قیس نے بیان کیا کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا تو ایک شخص آیا جس کے بال اور کپڑے سخت تھے اور شکل سے پراگندی(پریشانی) ظاہر ہوتی تھی یہاں تک کہ لوگوں کے پاس کھڑا ہو کر اس نے سلام کیا اور کہا کہ مال جمع کرنے والوں کو خوشخبری دے دو کہ ایک پتھر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر وہ ان کی چھاتی پر رکھا جائے گا جو ان کے مونڈھے کی ہڈی کے پاس سے (آر پار ہو کر) نکل جائے گا، اور وہ پتھر ہلتا رہے گا پھر وہ مڑا اور ایک ستون کے پاس جا بیٹھا میں بھی اس کے پیچھے گیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا اور میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے، میں نے اس سے کہا کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس بات سے ناراض ہوئے جو تم نے کہی، اس نے کہا وہ کچھ بھی نہیں سمجھتے، حالانکہ میرے خلیل (دوست) نے کہا ہے، میں نے پوچھا آپ کے خلیل کون ہیں؟ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آپ نے فرمایا:اے ابوذر کیا تم احد پہاڑ کو دیکھتے ہو؟ میں نے آفتاب کو دیکھا کہ دن کا کون سا حصہ باقی رہ گیا ہے اور میں گمان کرنے لگا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ضرورت کے لئے بھیجیں گے، میں نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تین اشرفیوں کے سوا میں کل خرچ (خیرات) نہ کروں اور یہ لوگ کچھ بھی نہیں سمجھتے یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور ان سے دنیا کی کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور نہ دین کے متعلق کوئی بات ان سے پوچھوں گا یہاں تک کہ اللہ سے مل جاؤں۔(18)

اور صحیح مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ؛ پیٹھ کو توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گُدّی توڑ کر پیشانی سے۔(19)

(9) فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم:فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر مالداروں کے ہاتھوں۔سن لو!ایسے تونگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گااورانہیں دردناک عذاب دے گا۔(20)

---

[18] عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ أَنَّ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَلَإٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعَرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَشِّرْ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلَّى فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أُرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي قَالَ قُلْتُ مَنْ خَلِيلُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنْ النَّهَارِ وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لَا وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ

صحيح البخاري ، كتاب الزكاة ، باب ما أدي زكاته فليس بكنز ،510/2، رقم الحديث:1342 ، دار ابن كثير ،سنة النشر : 1414هـ/1993م

صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، باب في الكنازين للأموال والتغليظ عليهم ،690/2، رقم الحديث:1656(992)، دار إحياء الكتب العربية

[19] صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، باب في الكنازين للأموال والتغليظ عليهم ،690/2، رقم الحديث:1657(992)، دار إحياء الكتب العربية

[20] ولن يجهد الفقراء إذا جاعوا وعروا إلا بما يصنع أغنياؤهم ألا وإن الله يحاسبهم حسابا شديدا ويعذبهم عذابا أليما۔

(10) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قیامت کے دن تونگروں کے لئے محتاجوں کے ہاتھوں سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے ہمارے حقوق جو تو نے ان پر فرض کئے تھے انہوں نے ظلماً نہ دیئے اللہ عزّوجلّ فرمائے گا: مجھے قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی! کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔ (21)

(11) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں سے ایک وہ تونگر ہے کہ اپنے مال میں اللہ عزّوجلّ کا حق ادا نہیں کرتا۔ (22)

(12) حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ عزّوجلّ نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دے گی جب تک پوری چاروں نہ بجالائے نماز، زکوۃ، روزہِ رمضان، حج بیت اللہ۔ (23)

(13) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ (24)

(14) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے: فرماتے ہیں کہ حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قصور معاف کرے تو اللہ اس کی عزت بڑھائے گا اور جو اللہ کے لئے تواضع کرے اللہ اسے بلند فرمائے گا۔ (25)

اس حدیث کے راوی حضرت علیّ المرتضی رضی اللہ عنہ ہیں ۔

الترغيب والترهيب، كتاب الصدقات، الترهيب من منع الزكاة وماجاء فى زكاة الحلى، 538/1، دار الفكر بيروت

21) عن أنس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ويل للأغنياء من الفقراء يوم القيامة يقولون ربنا ظلمونا حقوقنا التى فرضت لنا عليهم فيقول الله عز و جل وعزتى وجلالى لأدنينكم ولأباعدنهم۔

الترغيب والترهيب، كتاب الصدقات، الترهيب من منع الزكاة وماجاء فى زكاة الحلى، 539/1، دار الفكر بيروت

المعجم الاوسط، من اسمه عبيد، 108/5، رقم الحديث: 4813، دار الحرمين القاهرة

22) الترغيب والترهيب، كتاب الصدقات، الترهيب من منع الزكاة وماجاء فى زكاة الحلى، 540/1، دار الفكر بيروت

اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

23) عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہ صلى الله عليه وسلم: أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ الله فِي الإِسْلاَمِ فَمَنْ جَاءَ (وفيا لترغيب والترهيب فمن أتى) بِثَلاَثٍ لَمْ يُغْنِينَ عَنْهُ شَيْئاً حَتَّى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيعاً الصَّلاَةُ وَالزَّكَاةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ

مسند احمد بن حنبل، ، باب حديث زياد بن نعيم الحضرمى رضى اللّٰہ عنه، رقم الحديث: 18264، 319/7، دار الكتب العلمية بيروت

الترغيب والترهيب، كتاب الصدقات، الترهيب من منع الزكاة وماجاء فى زكاة الحلى، 541/1، دار الفكر بيروت

24) عَنْ عَبْدِ اللّٰہ، قَالَ: أُمِرْنَا بِإِقَامِ الصَّلاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، فَمَنْ لَمْ يُزَكِّ فَلا صَلاةَ لَهُ

المعجم الكبير للطبرانى، باب من روى عن ابن مسعود انه لم يكن مع النبى صلى اللّٰہ عليه وآله وسلم ليلة الجن، 127/10، رقم الحديث: 10095، مكتبة ابن تيمية القاهرة

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب الزكاة، باب فرض الزكاة، 149/3، رقم الحديث: 4329، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

25) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ

(15) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:جو شخص اللہ کی راہ میں کسی بھی چیز کا جوڑا [26] خرچ کرے، اُسے یہ کہہ کر جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ بہترین جگہ ہے(اور جنت کے کئی دروازے ہیں)توجو نمازی ہے دروازہ نماز سے بلایا جائیگا جو اہل جہاد سے ہے دروازہ جہاد سے بلایا جائے گا جو اہل صدقہ سے ہے دروازہ صدقہ سے بلایا جائیگا جو روزہ دار ہے اسے بابُ الرّیان(سیرابی کے دروازے)سے بلایا جائیگا۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پہ قربان،اس کی تو کچھ ضرورت نہیں کہ ہر دروازے سے بلایاجائے (یعنی مقصود دخولِ جنت ہے وہ ایک دروازے سے حاصل ہے)مگر کوئی ہے ایسا جو سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔فرمایا ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم ان میں سے ہو۔[27]

(16) حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص کھجور برابر حلال کمائی سے صدقہ کرے [28] اوراللہ نہیں قبول فرماتا مگر حلال کوتو اسے اللہ تعالیٰ دست راست [29] سے قبول فرماتا ہے پھر اسے اس کے مالک کے لئے پرورش کرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے بچھڑے کی تربیت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ برابر ہو جاتا ہے۔[30]

(17) ابو ہریرہ و ابوسعیدرضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھااوریہ فرمایاکہ قسم ہے اس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے،اس کو تین بار فرمایا پھر سرجھکالیا تو ہم سب نے سر جھکا لیااوررونے لگے یہ نہیں معلوم کہ کس چیز پر قسم کھائی۔پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سرِ مبارک اٹھالیااورچہرہ اقدس میں خوشی نمایاں تھی توہمیں یہ بات سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی اور فرمایا: جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور رمضان

صحیح مسلم ، کتاب البر والصلة والآداب ، باب استحباب العفو والتواضع،2001/4، رقم الحديث:2258(4689)، دار إحياء الكتب العربية

سنن الترمذي ، كتاب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب ما جاء في التواضع،330/4، رقم الحديث2029، دار الكتب العلمية

مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرة رضی اللّٰہ عنہ، 470/4، رقم الحدیث:9245، دارالکتب العلمیة بیروت

26) حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کسی بھی ایک جنس کی دو چیزوں کو جوڑا کہا جاتا ہے جیسے دو درہم، دو دینار،دو کبوتر وغیرہ

27) عَنْ أَبِي ہُرَيْرَةَ رضى الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰه نُودِىَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰه ، ہٰذَا خَيْرٌ . فَمَنْ كَانَ مِنْ أَہْلِ الصَّلاَةِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَہْلِ الْجِہَادِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الْجِہَادِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَہْلِ الصِّيَامِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَہْلِ الصَّدَقَةِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضى الله عنه بِأَبِى أَنْتَ وَأُمِّى يَا رَسُولَ اللّٰه ، مَا عَلَى مَنْ دُعِىَ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ ، فَہَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّہَا قَالَ نَعَمْ . وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْہُمْ

صحيح البخاري ، كتاب الصوم ، باب الريان للصائمين،671/2، رقم الحديث:1798، دار ابن كثير ،سنة النشر: 1414ھ/1993م

28) اسے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

29) چونکہ اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیت سے پاک ہے اس لیے سیدھا ہاتھ کنایہ ہے اس صدقہ کو اچھی قبولیت سے نوازنے اور فوراً قبول فرما لینے سے۔واللّٰہ اعلم بالصواب

30) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ

صحيح البخاري ، كتاب الزكاة ، باب الصدقة من كسب طيب،512/2، رقم الحديث:1344، دار ابن كثير ،سنة النشر: 1414ھ/1993م

کا روزہ رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔[31]

(18) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:"اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے،تجھے پاک کردے گی اور رشتہ داروں سے حسن ِ سلوک کر اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔[32]

(19) حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: زکوٰۃاسلام کاپُل ہے۔[33]

(20) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:جو میرے لئے چھ چیزوں کی کفالت کرے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔میں نے عرض کی،وہ کیا ہیں یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم؟فرمایا (1)نماز (2)زکوٰۃ(۳)امانت (4)شرمگاہ(5)شکم(6)زبان[34]

(21) حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔[35]

(22) حضرت ابن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہماسے مروی ہے کہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے اورجو اللہ ورسول پر ایمان لاتا ہے وہ حق بولے یا سکوت کرے یعنی بُری بات زبان سے نہ نکالے اور جو اللہ اوررسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتاہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ (طبرانی)

---

[31] عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي صُهَيْبٌ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمِنْ أَبِي سَعِيدٍ يَقُولَانِ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ

سنن النسائی،کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ،9/5، رقم الحدیث :2438، مکتب المطبوعات الإسلامية،سنة النشر: 1414ھ/1994م

مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، 385/5، رقم الحدیث:12729،دار الکتب العلمیة بیروت

[32] عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الزَّكَاةُ قَنْطَرَةُ الإِسْلامِ"

المعجم الاوسط، باب المیم، من اسمه مقدام،380/8، رقم الحدیث8937، دار الحرمین بالقاھرۃ

الجامع لشعب الایمان، الثانی والعشرون من شعب الإيمان،التشديد على منع زكاة المال، 20/5، رقم الحدیث3038،مکتبه الرشد الریاض

[33] المعجم الاوسط،باب المیم، من اسمه منتصر 268/8،، رقم الحدیث:8599،دار الحرمین بالقاھرۃ

[34] ان تمام اسلامکم أن تؤدوا زکاۃ أموالکم

مجمع الزوائد منبع الفوائد،کتاب الزکاۃ، باب فرض الزکاۃ،148/3، رقم الحدیث:4326، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت

[35] المعجم الکبیر،باب مجاھد عن ابن عمر، ،424/12، رقم الحدیث:13561، مکتبة ابن تیمیة القاھرۃ

(23) حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ دے کر اپنے اموال کو مضبوط قلعوں میں محفوظ کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلاوں کے نزول پر دعاء تضرع سے استعانت کرو۔(طبرانی [36]، بیہقی [37])

(23) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بیشک اللہ نے اس سے شر دور فرمادیا۔[38]

(25) حدیث شریف میں ہے کہ ہر وہ صاحبِ خزانہ کہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادانہ کی ہوگی تو اس کا مال آگ سے گرم کر کے، صاحبِ مال کے چہرہ اور ماتھا اور کروٹیں داغی جائیں گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے اور حساب وکتاب کا دن تمہارے انہی ایام کے مطابق پچاس ہزار سال کا ہوگا۔اب بندہ سوچ لے چاہے تو بہشت کا راستہ اختیار کرے چاہے دوزخ کا۔اسی طرح ہر وہ شخص کہ جس کے ہاں بہت سے اونٹ تھے لیکن اس نے ان کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس شخص کو زمین پر لٹا کر اونٹوں کو اس کے اوپر چلایا جائے گا اور اونٹ جونہی اس کے اوپر چلیں گے تو خوب کود کر اور سخت سے سخت ہاتھ پاوں سے اس شخص کو روندتے ہوئے جائیں گے اور جب ان میں سے ایک کا گزر ہوگا تو دوسرا اس کے پیچھے اسی طرح کودتا ہوا جائے گا جب ایک دفعہ سارے گزر جائیں گے تو پھر از سرِنو آئیں گے۔یہ سلسلہ اس وقت تک رہے گا جب تک بندوں کا حساب مکمل نہ ہوجائے اور یہ اُس دن کا معاملہ ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے اب بندوں کا اختیار ہے چاہے بہشت میں جائیں یا دوزخ میں۔اسی طرح بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے والے کا حشر ہوگا کہ اسے مٹی پر لٹا کر بکریوں کو اس کے اوپر سے چلایا جائے گا جو اسے سینگوں سے ماریں گی اور پاؤں سے روندیں گی۔ان کا سلسلہ بھی اسی طرح ہوگا کہ ان میں سے ایک جائے گی تو اس کے پیچھے اور آئے گی۔تمام بکریوں کے ختم ہوجانے کے بعد از سرِنو سلسلہ شروع ہوگا اور حساب وکتاب کے اختتام تک اس کا یہی حال ہوگا۔اس سے بندے خود سوچیں کہ کون سا راستہ اچھا ہے۔[39]

(روح البیان)

تارکِ زکوٰۃ سے آخری بات

[36] المعجم الکبیر، باب العین عبد اللّٰہ بن مسعود الھذلی یکنی أبا عبد الرحمن، 158/10، رقم الحدیث:10194، مکتبۃ ابن تیمیۃ القاھرۃ

[37] الجامع لشعب الایمان، فصل فیمن أتاہ اللّٰہ مالا من غیر مسألۃ، 184/5،، رقم الحدیث:3279، مکتبۃ الرشد الریاض

عن الحسن، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: حصنوا أموالکم بالزکاۃ، وداووا مرضاکم بالصدقۃ، واستقبلوا أمواج البلاء بالدعاء والتضرع

مراسیل أبی داود، باب فی الزکاۃ، ص210، رقم الحدیث:105، دار الصمیعی الریاض

[38] المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمہ احمد، 159/2، رقم الحدیث:1579، دار الحرمین القاھرۃ

[39] تفسیر روح البیان، پارہ 10، سورۃ التوبۃ آیت (باختلاف کلماتٍ)، 419/3، دار الفکر بیروت

زکوٰۃ نہ دینے کی سزا وعذابِ شدید اوپر مذکور ہوا،لیکن اس سے بد تر عذاب وسزا یہ کہ اس کی نیکیاں بھی برباد۔اس کی تفصیل اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے رسالہ اعزالا کتناۃ فی رد صدقۃ مانع الزکوۃ (1309) یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے صدقہ نفلی کے رد کے متعلق نادر تحقیقِ حقیق اس رسالہ مبارکہ میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے احادیث مبارکہ کے علاوہ دیگر عجیب و غریب مضامین درج فرمائے ہیں فقیر بعنوان مواعظِ رضویہ اس کا خلاصہ عرض کرتاہے۔

مواعظِ رضویہ

(1) اے عزیز!ایک بے عقل گنوار کو دیکھ کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتاتوہزار دِقّت قرض دام [(40)] سے حاصل کرتااور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو وہ اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملادیتا ہے مگر امید لگی ہے کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہوجائے گا۔تجھے اس گنوار کے برابر عقل نہیں،یاجس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک عزّوجَلَّ کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھانے اور ایک ایک دانہ ایک ایک پیڑبنانےکوزکوٰۃکابیج نہیں ڈالتا۔وہ فرماتاہے:زکوٰۃ دوتمہارامال بڑھے گا۔اگردل میں اس فرمان پر یقین نہیں جب توکھلاکفرہے ورنہ تجھ سےبڑھ کراحمق کون؟کہ اپنےیقینی نفع دین ودنیاکی ایسی بھاری تجارت چھوڑکردونوں جہانوں کازیاں (نقصان)مول لیتاہے۔[(41)]

(2) اے عزیز! کیا خدا و رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کرکے بدن پر رکھ دیکھ پھر کہاں یہ خفیف گرمی،کہاں وہ قہر آگ؟،کہاں یہ ایک ہی روپیہ،کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال؟ کہاں یہ منٹ بھر کی دیر،کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت۔کہاں یہ ہلکا سا چہکا،کہاں وہ ہڈیاں توڑکرپار ہونے والا غضب۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کوہدایت بخشے۔آمین۔[(42)]

غرض زکوٰۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وُہ نہیں جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنا چاہئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سُرمہ ہوکر خاک میں مل جائیں، پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جُھوٹے سچے نام کی خیرات میں صَرف کرے اور اللہ عزّوجَلَّ کا فرض او راس بادشاہ قہار کا وُہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے، شیطان کا بڑا دھوکا ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے،نادان سمجھتا ہی نہیں، نیک کام کررہا ہوں، اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی(آڑ) ہے، اس کے قبول کی امید تو مفقود

---

[40] بڑی مشکل سے قرض لے کر گندم بیج کے لیے حاصل کرتا ہے۔

[41] فتاویٰ رضویہ کتاب الزکوٰۃ، 10 /173،مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ،اندرونِ لوہاری دروازہ، لاہور

[42] فتاویٰ رضویہ،کتاب الزکوٰۃ، 10/175،مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ،اندرونِ لوہاری دروازہ، لاہور

اور اس کے ترک کا عذاب گردن پر موجود۔اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے اور نفل گویا تحفہ و نذرانہ۔قرض نہ دیجئے اور بالائی بیکار تحفے بھیجئے وُہ قابلِ قبول ہوں گے خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان و جہانیاں سے بے نیاز؟ یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جُھوٹے حاکموں ہی کو آزمالے، کوئی زمین دار مال گزاری توبند کر لے اور تحفے میں ڈالیاں بھیجا کرے، دیکھو تو سرکاری مجرم ٹھہرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں!ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے،فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈ ساری کارس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وُہ رس تو ہرگز نہ دیں مگر تحفے میں آم خربوزے بھیجیں، کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا یا آتے ہوئے اس کی نادہندگی پر جو آزار انھیں پہنچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا۔سبحان اللہ! جب ایک کھنڈ ساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک احکم الحاکمین جل وعلا کے قرض کا کیا پُوچھنا![43]

(3) حضور پُر نور سیّد نا غوثِ اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملّۃ والدّین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی کتاب مستطاب "فتوح الغیب" شریف میں کی گئی جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لیے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔فرماتے ہیں:اس کی کہاوت(مثال) ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لیے بلائے، یہ وہاں تو حاضر نہ ہُوا، اور اس کے غلام کی خدمتگاری میں موجود رہے۔پھر حضرت امیرالمومنین مولی المسلمین سید نا مولٰی علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے اس کی مثال نقل فرمائی کہ جناب اِرشاد فرماتے ہیں: ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچّہ ہونے کے دن قریب آئے اِسقاط (بچہ ضائع)ہوگیا اب وہ نہ حاملہ ہے نہ بچّہ والی۔یعنی جب پُورے دنوں پر اگر اسقاط ہو تو محنت تو پُوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو ثمرہ خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی، اب نہ حمل نہ بچّہ، نہ اُمید نہ ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچّہ والی کو ہوتی۔ ایسے ہی اس نفل خیرات دینے والے کے پاس روپیہ تو اٹھا مگر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہُوا، تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہی۔اسی کتاب مبارک میں حضور مولٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہے کہ

فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منہ واھین۔[44]

یعنی فرض چھوڑ کر سنّت و نفل میں مشغول ہوگا یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار کیا جائے گا۔

یُوں ہی شیخِ محقق مولانا عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرہٗ نے اس کی شرح میں فرمایا کہ

---

43) فتاوٰی رضویہ، کتاب الزکوٰۃ،10/178،179، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ،اندرونِ لوہاری دروازہ، لاہور

44) فتوح الغیب مع شرح عبدالحق الدہلوی، المقالۃ الثامنۃ والاربعون، ص273، منشی نولکشور لکھنؤ

ترک آنچه لازم و ضروری ست واہتمام بآنچه نه ضروری است از فائده عقل و خرد وراست چه دفع ضرر اہم ست برعاقل از جلب نفع بلکه بحقیقت نفع دریں صورت منتقی است۔ [45]

یعنی لازم اور ضروری چیز کا ترک اور جو ضروری نہیں اس کا اہتمام عقل وخرد میں فائدہ سے دُور ہے کیونکہ عاقل کے ہاں حصولِ نفع سے دفعِ ضرر اہم ہے بلکہ اس صورت میں نفع منتفی ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ امام شہاب الملّۃ والدّین سُہروردی قدس سرہ العزیز عوارف شریف کے باب الثامن والثلثین میں حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں: بلغنا ان للہ لایقبل نافلۃ حتی یؤدی فریضۃ یقول للہ تعالیٰ مثلکم کمثل العبد السوء بداء بالھدایۃ قبل قضاء الدین۔ [46]

ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ عزّوجَلَّ کوئی نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا کیا جائے، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے فرماتاہے کہاوت تمھاری بد بندہ کی مانند ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے۔

تائیدازاحادیث مبارکہ

حضورغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد گرامی کی تائیداحادیث سے ہو تی ہے چند روایات ملاحظہ ہوں:

(1) حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

أربعٌ فرضهن اللّٰه فی الإسلامِ فمَنْ جاء بثلاثٍ لم يُغْنِينَ عنه شیءًا حتی يأتی بهِنَّ جميعًا الصلاةُ والزکاةُ وصيامُ رمضانَ وحجُّ البيتِ (رواہ الامام احمد فی مسندہ بسند حسن عن عمارۃ ابن حزم رضی اللّٰه عنه) [47]

ترجمہ: چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرےوہ اسے کچھ کام نہ دیں جب تک پوری چاروں نہ بجالائے، نماز،زکوٰۃ، روزہ رمضان، حج ِکعبہ۔(اسے امام احمد نے اپنی مسند میں سندِ حسن کے ساتھ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔)

(2) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

أُمِرْنَا بِإِقَامِ الصَّلاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، فَمَنْ لَمْ يُزَكِّ فَلا صَلاةَ لَهُ [48] (رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح)

---

45) فتوح الغیب مع شرح عبدالحق الدہلوی، المقالۃ الثامنۃوالاربعون، ص273،منشی نولکشور لکھنؤ

46) عوارف المعارف ملحق بأحیاء العلوم، باب فی ذکر آداب الصلوٰۃالخ،، ص168، مکتبہ ومطبعہ المشھد الحسینی قاہرہ

47) مسند احمد بن حنبل، کتاب مسند الشامیین، باب حدیث زیادبن نعیم الحضرمی رضی اللّٰہ عنہ، 319/7، رقم الحدیث:18264، دارالکتب العلمیۃ بیروت

48) المعجم الکبیر، کتاب العین، باب عبد اللّٰہ بن مسعود الھذلی یکنی أباعبد الرحمن، 127/10، رقم الحدیث:10095،مکتبۃ ابن تیمیۃ القاھرۃ
مجمع الزوائد منبع الفوائد،کتاب الزکاۃ، باب فرض الزکاۃ،149/3، رقم الحدیث4329،مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت

ترجمہ: ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔(اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

سبحان اللہ! جب زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز، روزے، حج تک مقبول نہیں تو اس نفل خیرات نام کی کائنات سے کیا امید ہے بلکہ انہی سے اصبہانی کی روایت میں آیا کہ فرماتے ہیں: من أقام الصلاۃ ولم یؤت الزکاۃ فلیس بمسلم ینفعه عمله (49)

ترجمہ: جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔

الٰہی! مسلمان کو ہدایت فرما۔ آمین!

بالجملہ اس شخص نے آج تک جس قدر خیرات کی، مسجد بنائی، گاؤں وقف کیا، یہ سب امور صحیح ولازم تو ہوگئے کہ اب نہ دی ہوئی خیرات فقیر واپس کر سکتا ہے نہ کیے ہوئے وقف کو پھیر لینے کا اختیار رکھتا ہے نہ اس گاؤں کی تو فیر ادائے زکوٰۃ، خواہ اپنے اور کسی کام میں صرف کر سکتا ہے کہ وقف بعد تمامی لازم و حتمی ہو جاتا ہے جس کے اِبطال (باطل کرنے) کا ہرگز اختیار نہیں رہتا۔

مگر باایں ہمہ جب تک زکوٰۃ پوری پوری نہ ادا کرے ان افعال پر امید ثواب و قبول نہیں کہ کسی فعل کا صحیح ہو جانا اور بات ہے اور اس پر ثواب ملنا، مقبولِ بارگاہ ہونا اور بات ہے مثلاً اگر کوئی شخص دکھاوے کے لئے نماز پڑھے نماز صحیح تو ہو گئی، فرض اتر گیا، پر نہ قبول ہوگی نہ ثواب پائے گا بلکہ الٹا گناہگار ہوگا یہی حال اس شخص کا ہے۔

اے عزیز! اب شیطانِ لعین کہ انسان کا عدوِّ مبین (یعنی کھلا دشمن) ہے بالکل ہلاک کر دینے اور یہ ذرا سا ڈورا جو قصدِ خیرات کا لگا، رہ گیا ہے جس سے فقراء کو تو نفع ہے اسے بھی کاٹ دینے کے لئے یوں فقرہ سُجھائے (دھوکہ میں ڈالے) گا کہ جو خیرات قبول نہیں تو کرنے سے کیا فائدہ؟۔ چلو اِسے بھی دور کر دو اور شیطان کی پوری بندگی بجا لاؤ مگر اللہ عزَّوجلَّ کو تیری بھلائی اور عذابِ شدید سے رہائی منظور ہے وہ تیرے دل میں ڈالے گا کہ اس کے حکمِ شرع کا جواب یہ نہ تھا، جو اس دشمنِ ایمان (شیطان) نے تجھے سکھایا اور رہا سہا بالکل ہی متمرّد و سرکش بنایا بلکہ تجھے تو (ایسی) فکر کرنی تھی جس کے باعث عذابِ سلطانی سے بھی نجات ملتی اور آج تک کہ یہ وقف و مسجد و خیرات بھی سب مقبول ہو جانے کی امید پڑ تی۔ بھلا غور کرو وہ بات بہتر کہ بگڑتے ہوئے کام پھر بن جائیں، اکارت جاتی محنتیں از سرِ نو ثمرہ لائیں یا معاذ اللہ یہ بہتر کہ رہی سہی نام کو جو صورتِ بندگی باقی ہے، اسے بھی سلام کیجئے اور کھلے ہوئے سرکشوں، اشتہاری باغیوں میں نام لکھا لیجئے! ۔ وہ نیک تدبیر یہی ہے کہ

(49) الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، الترہیب من منع الزکاۃ وماجاء فی زکاۃ الحلی، 1/540، دار الفکر بیروت

زکوۃ نہ دینے سے توبہ کیجئے آج تک کہ جتنی زکوۃ گردن پر ہے فوراً دل کی خوشی کے ساتھ اپنے رب کا حکم ماننے اوراسے راضی کرنیکو اداکردیجئے کہ شہنشاہِ بے نیاز کی درگاہ میں باغی غلاموں کی فہرست سے نام کٹ کر فرماں بردار بندوں کے دفتر میں چہرہ لکھا جائے۔مہربان مولا جس نے جان عطا کی، اعضاء دیئے، مال دیا،کروڑوں نعمتیں بخشیں،اس کے حضور منہ اُجالا ہونے کی صورت نظر آئے اور مژدہ ہو،بشارت ہو،نوید ہو، تہنیت [50]ہو کہ ایسا کرتے ہی اب تک جس قدرخیرات دی ہے،وقف کیا ہے، مسجد بنائی ہے ان سب کی بھی مقبولیت کی امید ہوگی کہ جس جُرم کے باعث یہ قابل قبول نہ تھے،جب وہ زائل ہوگیا انہیں بھی بِاذنِ اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت حاصل ہوگیا۔چارہ کارتویہ ہے کہ آگے ہر شخص اپنی بھلائی بُرائی کا اختیار رکھتاہے۔مدتِ دراز گزرنے کے باعث اگر زکوۃ کا تحقیقی حساب نہ معلوم ہو سکے توعاقبت پاک کرنے کے لئے بڑی سے بڑی رقم،جہاں تک خیال میں آسکے فرض کر لے کہ زیادہ جائے گا تو ضائع نہ جائے گا بلکہ تیرے رب مہربان کے پاس تیری حاجت کے وقت کے لئے جمع رہے گا،وہ اس کا کامل اجر جو تیرے حوصلہ وگمان سے باہر ہے عطا فرمائے گا اور کم کیا تو بادشاہِ قہّار کا مطالبہ جیسا ہزارروپیہ کاویسا ہی ایک پیسے کا۔اگر بایں وجہ (اس وجہ سے) کہ مال کثیر(ہے)اور قرنوں (مدتوں،کئی سالوں) کی زکوۃ ہے یہ رقمِ وافر دیتے ہوئے نفس کو در د پہنچے گا تو اول تو یہ ہی خیال کر لیجئے کہ قصور اپنا ہے(اگر)سال بہ سال دیتے رہتے تو گٹھڑی کیوں بندھ جاتی۔پھر خدائے کریم عزّوجَلَّ کی مہربانی دیکھئے، اس نے یہ حکم نہ دیاکہ غیروں ہی کودیجئے بلکہ اپنوں کو دینے میں دوگنا ثواب رکھا ہے،ایک تصدّق(صدقہ کرنے کا) کا،ایک صلہ رحم کا۔تو جو اپنے گھر کے پیارے، د ل عزیز ہوں جیسے بھائی، بھتیجے، بھا نجے انہیں دے دیجئے کہ ان کا دینا چنداں ناگوار نہ ہو گا بس اتنا لحاظ کر لیجئے کہ نہ وہ غنی ہوں،نہ غنی باپ زندہ کے نا بالغ بچے ہوں،نہ اُن سے علاقہ زوجیت یا ولادت ہو یعنی نہ وہ اپنی اولاد میں،نہ آ پ ان کی اولاد میں۔پھر اگر رقم ایسی ہی فراواں (بہت زیادہ) ہے کہ گویا ہاتھ بالکل خالی ہوا جاتا ہے تو دیئے بغیرتو چھٹکارا نہیں۔خدا کے وہ سخت عذاب ہزاروں برس تک جھیلنے بہت دشوار ہیں۔دنیاکی یہ چند سانسیں تو جیسے بنے گزر ہی جائیں گی،تاہم اگر یہ شخص اپنے اِن عزیزوں کو بہ نیّتِ زکوٰۃ دے کر قبضہ دلائے،پھر وہ ترس کھا کر بغیر اس کے جبرواکراہ (زبردستی)کے، اپنی خوشی سے بطورِ ہبہ(تحفہ)جس قدر چاہیں واپس کردیں تو سب کے لئے سراسر فائدہ ہے اس کے لئے یہ کہ خدا کے عذاب سے چھوٹا، اللہ تعالیٰ کا قرض وفرض ادا ہوا اور مال بھی حلال وپاکیزہ ہوکر واپس ملا۔جو رہا وہ اپنے جگر پاروں کے پاس رہا۔ان کے لئے یہ فائدے ہیں کہ دنیا میں مال ملا، عقبیٰ میں اپنے عزیز مسلمان بھائی پر ترس کھانے اور اُسے ہبہ کرنے اور اس کے ادائے زکوٰۃ میں مدد دینے سے ثواب پایا۔پھراگر اِن پر پورا اطمینان ہوتو زکوۃ(کا)سالہا سال

---

[50] مبارکباد، مبارک باد دینا

حساب لگانے کی بھی حاجت نہ رہے گی۔اپنا کل مال بطورِ تصدّق انہیں دیکر قبضہ دِلا دے پھر وہ جس قدر چاہیں اِسے اپنی طرف سے ہبہ کردیں۔کتنی ہی زکوٰۃ اس پر تھی سب ادا ہوگی اور سب بر آئے اور فریقین نے ہر قسم کے دینی ودنیوی نفع پائے۔مولیٰ عزَّوجَلَّ اپنے کرم سے توفیق عطا فرمائے۔آمین آمین یارب العالمین واللّٰہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم [51](فتاوی رضویہ) [52]

مسائل واحکام زکوۃ

زکوٰۃ فرض ہے اور اس کا منکر کا فر، ادا نہ کرنیوالا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں دیر کرنے والا گناہ گار [53]اور مردود الشہادۃ ہے۔ [54]

زکوٰۃ کا وجوب چند شرائط پر ہے:

(1)مسلمان ہونا،(کیونکہ)کافر پرزکوٰۃ نہیں۔(2)بلوغ،غیر بالغ (نابالغ) پرزکوٰۃ نہیں (3)عقل(بے عقل،مجنون پرزکوٰۃ نہیں) (4)آزادہونا،غلام پرنہیں (5)مال بقدرِنصاب اُس کی ملک میں ہونا(نصاب کی تفصیل کتبِ فقہ میں ہے)(6)نصاب کا دین [55]سے فارغ ہونا(7)پورے مال کا مالک ہونا(مال پہ قبضہ و اختیار ہونا)(8)مالِ نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو۔حاجت ِ اصلیہ یعنی جس کی طرف زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہے اس پر زکوٰۃ نہیں جیسے رہنے کا مکان،جاڑ گرمیوں میں پہننے کے کپڑے،خانہ داری کے سامان،سواری کے جانور، آلات ِ حرب،پیشہ وروں کے اوزار، اہلِ علم کے لئے حاجت کی کتابیں،کھانے کا غلہ وغیرہ [56] (9)مال نامی ہویعنی بڑھنے والا خواہ حقیقۃً یا حکماًخلاصہ یہ کہ زکوٰۃ تین قسم کے مال پرہے۔ (1)ثمن(سونا،چاندی)(2)مالِ تجارت (3)سائمہ یعنی جانور۔تفصیل کتب فقہ میں ہے۔(10)سال گزرنا۔سال سے مرادقمری سال مر اد ہے یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ ماہ۔

فائدہ)سالِ تمام پر فوراً زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔پیشگی ادائیگی کے لئے ماہ رمضان بہتر ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر مسلمان اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان میں ادا کرتے ہیں۔

---

51) اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے اور اس کا علم کامل واکمل ہے۔

52) ملتقطاً ازفتاویٰ رضویہ،کتاب الزکوٰۃ، 10/179تا183،مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ،اندرونِ لوہاری دروازہ، لاہور

53) ملخّص از الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب الاوّل فی تفسیرھاوصفتھاوشرائطھا، 1/188 قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

54) فتاویٰ رضویہ کتاب الزکوٰۃ، 10/80،مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ،اندرونِ لوہاری دروازہ، لاہور

55) جو چیزوَاجِب فِي الذِّمَه(یعنی کسی کے ذمہ واجب) ہوکسی "عقد "مثلاً "بیع "یا "اِجارہ "کی وجہ سے یاکسی چیز کے ہلاک کرنے سے اس کے ذمہ" تاوان " واجب ہوا یا "قرض" کی وجہ سے واجب ہوا،اِن سب کو "دَین" کہتے ہیں۔"دَین" کی ایک خاص صورت کا نام "قرض" ہے جس کو لوگ "دستگرداں (استعمال کے لیے کوئی چیز لینا پھر واپس کر دینا اور اس کیثبوت کے لیے تحریر نہ لکھنا)" کہتے ہیں ہر "دَین" کو آج کل لوگ "قرض "بولا کرتے ہیں یہ" فقہ" کی اِصطلاح کے خلاف ہے۔(بہار شریعت،حصہ 11،ص130)

56) الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب الاوّل فی تفسیرھاوصفتھاوشرائطھا، 1/190،قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

مسئلہ: قریبی رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے سے دوگنا ثواب ہے۔ایک صلہ رحمی کا اور ایک تصدّق کا لیکن بہتر اور اعلیٰ دینی،اسلامی طلبہ اور مدارسِ عربیہ میں جمع کرانے کا ہے کہ اس سے علومِ اسلامی کو فروغ ہوگا تو اجر وثواب بے حساب نصیب ہو گا۔

مسئلہ: عزیزوں میں ذی رحم محرم پھر باقی ذی رحم۔

انتباہ: سال پورے ہونے پر فی الفور زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے حتیّٰ کہ بغیر عذر تاخیر گناہ ہے اگر اسی حالت میں موت آگئی تو قریب موت گنہگار ہو گا۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہی دین میں احوط اور شیطان کے مکر کو دفع کرنے والا اور فقراء مسلمین کے لئے زیادہ نافع ہے۔ [57]

حکایت) حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے ایک قبائے نفیس بنوائی۔طہارت خانے میں تشریف لے گئے وہاں خیال آیا کہ اسے راہِ خدا میں دیجئے۔فوراًخادم کو بلایا،وہ قریبِ دیوار حاضر ہوا۔حضور نے قبائے معلی اُتارکر دی کہ فلاں محتاج کودے آ۔جب باہر رونق افروز ہوئے خادم نے عرض کی اس درجہ تعجیل کی کیا وجہ تھی؟ فرمایا:کیا معلوم تھا کہ باہر آتے آتے نیت میں فرق آ جاتا۔ [58]

تبصرۂ اُویسی غفرلہٗ

وہ جلیل القدر امام جو آیتِ تطہیر کے سچے مِصداق ہیں پھر ہم تم کون کہ ہر وقت مسخرہ دستِ شیطان ہیں۔اسی لئے زکوٰۃ دہندگان کو ضروری ہے کہ وہ زکوٰۃ دینے میں نہایت ہی جلدی کریں۔شرعی مجبوری سے تاخیر ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مصارفِ

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینی ہے اس کی تفصیل خود اللہ عزّوجَلّ نے بتادی اور اس کی تفسیر اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادی۔چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْھَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُھُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ o(پارہ10،سورہ التوبۃ،آیت60)

[57] فتاویٰ رضویہ،کتاب الزکوٰۃ،10/89،مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ،اندرونِ لوہاری دروازہ،لاہور

[58] فتاویٰ رضویہ،کتاب الزکوٰۃ،10/84،مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ،اندرونِ لوہاری دروازہ،لاہور

ترجمہ کنزالایمان: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے (جو) محتاج اور نرے نادار (مسکین)[59] اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں[60] اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے[61] اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرض داروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو، یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

احادیثِ مبارکہ

(1) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلاً قَالَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلاَ غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ[62]

ترجمہ: عبد الرحمان بن زیاد نے زیاد بن نعیم حضرمی سے جبکہ انہوں نے حضرت زیادبن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے بیعت ہوا اور طویل حدیث بیان کی۔ (آخر میں آپ نے) کہا کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ مجھے مالِ زکوٰۃ سے کچھ عطا فرمایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مالِ زکوٰۃ کے بارے میں کسی نبی وغیرہ کے حکم پر راضی نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے متعلق خود حکم فرمایا اور اسے آٹھ قسم کے آدمیوں پر تقسیم فرمایا اگر تم ان آٹھ قسموں میں سے ہو تو میں تمہیں تمہارا حق دے دیتا ہوں۔

(2) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ[63]

---

59) مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ وہ سوال کر سکتا ہے۔

60) مالِ زکوٰۃ وصول کرنے والے

61) مولّفۃ القلوب کے تحت خلیفہ اعلحضرت صدرالافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی خزائن العرفان میں لکھتے ہیں؛ ان میں سے مولّفۃ القلوب باجماعِ صحابہ ساقط ہوگئے کیونکہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی۔ یہ اجماع زمانہ صدیق میں منعقد ہوا۔

62) سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب من یعطی من الصدقۃ وحدالغنٰی، 283/5، رقم الحدیث: 1630، مطبوعہ مکتبۃ المعارف، الریاض

63) سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب من یجوزلہ اخذالصدقۃ وہو غنی، 284/5، رقم الحدیث: 1635، مطبوعہ مکتبۃ المعارف، الریاض

ترجمہ: زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ غنی کے لئے صدقہ حلال نہیں مگر پانچ (طرح کے غنی) اشخاص کے لئے (حلال وجائز ہے) (1) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (2) صدقہ پر عامل (3) قرض داروں کے لئے (4) وہ شخص جو اپنے صدقہ کو مال کے ذریعے سے خرید لے (5) وہ شخص جس کا ہمسایہ مسکین ہو اور اس نے مسکین کو صدقہ دیا اور اس مسکین نے وہ مال کسی غنی کو ہدیہ میں دے دیا۔ اور احمد و بیہقی کی دوسری روایت میں مسافر کے لئے بھی جواز آیا ہے۔[64]

(3) بیہقی نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی آپ نے فرمایا: صدقہ مفروضہ (یعنی زکوٰۃ وفطرۃ) میں اولاد اور والد کا حق نہیں۔[65]

(4) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی ہاشم! تم اپنے نفس پر صبر کرو کہ صدقات آدمیوں کے دھوون ہیں۔[66]

امام احمد و مسلم عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے صدقہ جائز نہیں کہ یہ تو آدمیوں کے میل ہیں۔[67]

اور ابن سعد کی روایت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میری اہلِ بیت پر صدقہ حرام فرمادیا"۔[68]

---

[64] سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب من يجوز له أخذ الصدقة وهو غني، 119/2، رقم الحديث: 1653، دار الكتب العلمية بيروت

[65] قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَيْسَ لِوَلَدٍ وَلَا لِوَالِدٍ حَقٌّ فِي صَدَقَةٍ مَفْرُوضَةٍ

السنن الکبری للبیهقی، كتاب قسم الصدقات، باب لا يعطيها من تلزمه نفقته من ولده ووالديه من سهم الفقراء والمساكين، 45/7، رقم الحديث: 13229، دار الكتب العلمية بيروت

[66] اصْبِرُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ يَا بَنِي هَاشِمٍ فَإِنَّمَا الصَّدَقَاتُ غُسَالَاتُ النَّاسِ

المعجم الكبير، ابو حمزة الخولاني عن ابن عباس، 235/12، رقم الحديث: 12980، مكتبة ابن تيمية القاهرة

[67] إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ

صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب ترك استعمال آل النبي على الصدقة، 753/2، رقم الحديث: 1072، دار إحياء الكتب العربية

مسند الإمام أحمد، مسند الشاميين، حديث عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب رضي الله تعالى عنه، 166/4، رقم الحديث: 17065، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ / 1993م

مراسيل أبي داود باب في الزكاة، ص210، رقم الحديث: 105، دار الصميعي الرياض

[68] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَأَعِدُّوا لِلْبَلَاءِ الدُّعَاءَ".

حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، من الطبقة الأولى من التابعين، الأسود بن يزيد النخعي، من غرائب حديثه، ص105، رقم الحديث: 1072، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع

عن الحسن، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حصنوا أموالكم بالزكاة، وداووا مرضاكم بالصدقة، واستقبلوا أمواج البلاء بالدعاء والتضرع

مراسيل أبي داود باب في الزكاة، رقم الحديث 105، الصفحة 210، دار الصميعي الرياض

اور ترمذی ونسائی وحاکم کی روایت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں اور جس قوم کا آزاد کردہ غلام ہو وہ انہیں میں سے ہے۔[69]

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کے خرما(کھجور)میں سے ایک خرما لے کر منہ میں رکھ لیا۔اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"تھو تھو" کہ اسے نکال(کر پھینک) دیں پھر فرمایا: کیا تمھیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔[70]

خلاصہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلِ بیت کے لئے صدقاتِ واجبہ ناجائز ہیں۔

مصارِف کی تفصیل

زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں: (1)فقیر (2)مسکین (3)عامل (4)رقاب (5)غارم (6)فی سبیل اللہ (7)ابن السبیل۔

فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی قدر ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو مثلاً رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، خدمت کے لئے لونڈی، غلام، علمی شغل رکھنے والے کو دینی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہوں۔یونہی اگر مدیون (مقروض)ہے اور دَین نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگر چہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔(ردّ المحتار وغیرہ)[71]

مسئلہ: فقیر اگر عالم ہو تو اسے دینا جاہل کو دینے سے افضل ہے۔ مگر عالم کو دے تو اس کا لحاظ رکھے کہ اس کا اعزاز مدِّ نظر ہو، ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے بڑوں کو نذر دیتے ہیں۔اور معاذاللہ عالمِ دین کی حقارت اگر قلب میں آئے تو یہ ہلاکت اور بہت سخت ہلاکت ہے۔

---

69) إِنَّ الصَّدَقَةَ لاَ تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

سنن الترمذي ، كتاب الزكاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب ما جاء في كراهية الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم وأهل بيته ومواليه ، 46/3، رقم الحديث: 657، دار الكتب العلمية

السنن الكبرى، للنسائی کتاب الزكاة، باب مولى القوم منهم ، رقم الحديث: 2405، 86/3، موسسة الرسالة بيروت

المستدرک بتعلیق الذہبی، کتاب الزكاة، 36/6، رقم الحديث: 1468

70) قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

صحيح البخاري ، كتاب الزكاة ، باب ما يذكر في الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم وآله، 543/2، رقم الحديث: 1420، دار ابن كثير ، سنة النشر: 1414هـ/1993م

صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، باب تحريم الزكاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى آله وهم بنو هاشم وبنو المطلب دون غيرهم ، 751/2، رقم الحديث: 1069(1778)، دار إحياء الكتب العربية

71) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ اَیْ مَصْرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشْرِ، 284/3 مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

(2) مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے۔ فقیر کو سوال ناجائز ہے کہ جس کے پاس کھانے اور بدن چھپانے کو ہو اُسے بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے۔(عالمگیری) [72]

(3) عامل وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اسے کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے کہ اُس کو اور اُس کے مددگاروں کو متوسط طور پر کافی ہو مگر اتنا نہ دیا جائے کہ جو وصول کرلایا ہے اس کے نصف سے زیادہ ہو جائے۔ [73]

(درّ مختار وغیرہ)

مسئلہ: عامل اگر چہ غنی ہو اپنے کام کی اجرت لے سکتا ہے اور ہاشمی ہے تو اس کو مال زکوٰۃ میں سے دینا بھی ناجائز اور اسے لینا بھی نا جائز اگر کسی اور مد سے دیں تو لینے میں بھی حرج نہیں۔(عالمگیری) [74]

مسئلہ: زکوٰۃ کا مال عامل کے پاس سے جاتا رہا تو اب اسے کچھ نہ ملے گا مگر دینے والوں کی زکاتیں ادا ہو گئیں۔(عالمگیری) [75]

مسئلہ: کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ خود لے جاکر بیت المال میں دے آیا تو اس کا معاوضہ عامل نہیں پائے گا۔(عالمگیری) [76]

مسئلہ: وقت سے پہلے معاوضہ لے لیا یا قاضی نے دیدیا یہ جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے نہ دیں اگر پہلے لے لیا اور وصول کیا ہوا مال ہلاک ہوگیا تو ظاہر یہ کہ واپس نہ لیں گے۔(عالمگیری) [77]

(4) رقاب سے مراد مکاتب غلام [78] کو دینا کہ اس مالِ زکوٰۃ سے بدلِ کتابت ادا کرے اور غلامی سے اپنی گردن رہا کرے۔(کتب عامہ) [79]

---

72) الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/206، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

73) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ اَیْ مَصْرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشْرِ، 3/284، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

74) الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/206 قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

75) ایضاً

76) ایضاً

77) ایضاً

78) مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کے آقا نے اس کی آزادی کے لئے کچھ قیمت ادا کرنا طے کی ہو۔فی زمانہ رِقاب موجود نہیں۔

79) الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/206، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

مسئلہ: غنی کے مکاتب کو بھی مالِ زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگر چہ معلوم ہے کہ یہ غنی کا مکاتب ہے۔ مکاتب پورا بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوگیا اور پھر بدستور(پہلے کی طرح)غلام ہو گیا تو جو کچھ اُس نے مال زکوٰۃ لیا ہے اس کو مولیٰ تصرف میں لا سکتا ہے اگر چہ غنی ہو۔(درّ مختار وغیرہ) [80]

مسئلہ: مکاتب کو جو زکوٰۃ دی گئی وہ غلامی سے رہائی کے لئے ہے مگر اب اِسے اِختیار ہے دیگر مصارف میں بھی خرچ کر سکتا ہے اگر مکاتب کے پاس بقدر نصاب مال ہے اور بدل کتابت سے بھی زیادہ ہے جب بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔(ردّ المحتار)[81] مگر ہاشمی کے مکاتب کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔(عالمگیری)[82]

(5) مسئلہ: غارم سے مراد مدیون(قرض دار) ہے یعنی اس پر اتنا دَین ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہیا گرچہ اس کا اوروں پر باقی ہو مگر لینے پر قادر نہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ مدیون ہاشمی نہ ہو۔(درّ مختار وغیرہ) [83]

(6) فی سبیل اللہ یعنی راہ خدا میں خرچ کرنا۔اس کی چند صورتیں ہیں مثلاً کوئی شخص محتاج ہے کہ جہاد میں جانا چاہتا ہے سواری اورزادِ راہ اس کے پاس نہیں،تو اسے مال زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہ خدا میں دینا ہے اگر چہ وہ کمانے پر قادر ہو یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اوراس کے پاس مال نہیں اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں مگر اسے حج کے لئے سوال کرنا جائز نہیں یا طالبعلم کہ علم دین پڑھتا یا پڑھنا چاہتا ہے اسے دے سکتے ہیں کہ یہ بھی راہ خدا میں دینا ہے بلکہ طالبعلم سوال کر کے بھی مالِ زکوٰۃ لے سکتا ہے جب کہ اس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لئے فارغ کرر کھا ہواگر چہ کسب پر قادر ہو یونہی ہر نیک بات میں زکوٰۃ صرف کرنا فی سبیل اللہ ہے جب کہ بطور تَملِیک(کسی کو کسی چیز کا مالک کر دینا) ہو کہ بغیر تملیک زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔(درّ مختار وغیرہ) [84]

مسئلہ: بہت سے لوگ مال زکوٰۃ اسلامی مدارس میں بھیج دیتے ہیں ان کو چاہیے کہ متولی مدرسہ کو اطلاع دیں کہ یہ مال زکوٰۃ ہے تاکہ متولی اس مال کو جدا رکھے اور مال میں نہ ملائے اورغریب طلبہ پر صرف کرے،کسی کام کی اجرت میں نہ دے ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔[85]

---

[80] الدر المختار شرح تنویر الابصار و جامع البحار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ص137، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

[81] رد المحتارعلی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ اَیْ مَصْرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشْرِ،3/287، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

[82] الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف،1/206 قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

[83] الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/207، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

[84] رد المحتارعلی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ اَیْ مَصْرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشْرِ،3/ 289، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

[85] بہار شریعت حصّہ پنجم،باب "مال زکوۃ کن لوگوں پر صَرف کیا جائے؟"

(7)ابُن السبیل یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا،زکوٰۃ لے سکتاہے اگرچہ اُس کے گھر مال موجود ہو مگر اُسی قدر لے جس سے حاجت پوری ہو جائے،زیادہ کی اجازت نہیں۔یوہیں اگر مالکِ نصاب کامال کسی میعاد تک کیلئے دوسرے پر دَین ہے اورہنوز(ابھی تک)میعاد پوری نہ ہوئی اور اب اُسے ضرورت ہے یاجس پر اُس کاآتاہے وہ یہاں موجود نہیں یا موجود ہے مگر نادار ہے یا دین سے منکر ہے اگرچہ یہ ثبوت رکھتاہو توان سب صورتوں میں بقدر ضرورت زکوٰۃ لے سکتاہے مگر بہتر یہ ہے کہ قرض ملے تو قرض لے کر کام چلائے۔

(عالمگیری، درّمختار)[86]

اوراگر دَین معجل ہے یا میعاد پوری ہو گئی اور مدیون غنی حاضر ہے اور اقرار بھی کرتا ہے تو زکوٰۃ نہیں لے سکتا کہ اُس سے لے کر اپنی ضرورت میں صرف کر سکتا ہے لہٰذا حاجت مند نہ ہوا۔اوریادرکھنا چاہیے کہ قرض جسے عرف میں لوگ دستگرداں کہتے ہیں شرعاً ہمیشہ معجّل ہوتا ہے کہ جب چاہے اس کا مطالبہ کر سکتا ہے اگر چہ ہزار عہد وپیمان ووثیقہ و تمسک کے ذریعہ سے اس میں معیاد مقرر کی ہو کہ اتنی مدّت کے بعد دیا جائے گا اگرچہ یہ لکھ دیا ہو کہ اُس میعاد سے پہلے مطالبہ کا اختیار نہ ہوگا اگر مطالبہ کرے تو باطل و نا مسموع (قابل قبول نہ) ہوگا کہ یہ سب شرطیں باطل ہیں اور قرض دینے والے کو ہر وقت مطالبے کا اختیار ہے۔(در مختار وغیرہ) [87]

مسئلہ: مسافر یا اس مالک نصاب نے جس کا اپنا مال دوسرے پر دَین ہے بوقتِ ضرورت مالِ زکوٰۃ بقدرِ ضرورت لیا پھر اپنا مال مل گیا مثلاًمسافر گھر پہنچ گیا یا مالک ِنصاب کا دَین وصول ہو گیا،جو کچھ زکوٰۃ میں کاباقی ہے اب بھی اپنے صرف(استعمال) میں لا سکتا ہے۔[88]

مسئلہ: زکوۃ دینے والے کو اختیار ہے کہ ان ساتوں قسموں کو دے یا ان میں کسی ایک کو دے دے۔خواہ ایک قسم کے چند اشخاص کو یا ایک کو اور مالِ زکوۃ اگر بقدرِ نصاب نہ ہو تو ایک کو دینا افضل ہے اور ایک شخص کو بقدرِنصاب دے دینا مکروہ مگر دیدیا تو اداہو گئی۔ایک شخص کو بقدرِ نصاب دینامکروہ اُس وقت ہے کہ وہ فقیر مدیون نہ ہو اور مدیون ہو تو اتنا دے دینا کہ دَین نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے مکروہ نہیں۔یوں ہی اگر وہ فقیربال بچوں والاہے کہ اگرچہ نصاب

---

86) ملتقط من رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ اَیْ مَصْرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشُرِ، 3/289 مکتبہ امدادیہ ملتان باکستان

87) ملتقطاً از الفتاویٰ الھندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/207، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ اَیْ مَصْرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشُرِ،3/290،مکتبہ امدادیہ ملتان باکستان

88) بہارِشریعت، جلد اوّل ،حصّہ پنجم،مال زکوٰۃ کن لوگوں کو دیا۔

یا زیادہ ہے مگر اہل وعیا ل پر تقسیم کریں تو سب کو نصاب سے کم ملتا ہے تو اس صورت میں بھی حرج نہیں۔(عالمگیری) [89]

قواعدِ مصارف)

قاعدہ 1: زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضروری ہے کہ جسے دیں مالک بنا دیں اباحت کافی نہیں لہٰذا مالِ زکوٰۃ مسجد میں صرف کرنا یا اس سے میت کو کفن دینا یا میت کا دَین ادا کرنا یا غلام آزادکرنا،پل،سرائے(مسافر خانہ)،مدرسہ، سقایہ (پانی پلانا،پانی کی سبیل)،سڑک بنوا دینا،نہر یا کنواں کھدوادینا ان افعال میں خرچ کرنا یا کتاب و غیرہ خرید کر وقف کر دینا نا کافی ہے۔(جوہرہ،تنویر،عالمگیری) [90]

مسئلہ: فقیر پر دَین ہے اس کے کہنے سے مال زکوٰۃ سے وہ دَین ادا کیا گیا زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اگر اس کے حکم سے نہ ہو تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی اور اگر فقیر نے اجازت دی مگر ادا سے پہلے مرگیااوریہ دَین مالِ زکوٰۃ سے اداکردیں تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔(در مختار) [91]

ان چیزوں میں مالِ زکوٰۃ صرف کرنے کاحیلہ مشہورہے اوروہ جائز ہے۔

قاعدہ 2: اپنی اصل یعنی ماں،باپ،دادا،دادی،نانا، نانی وغیرہ جن کی اولاد میں یہ ہے اور اپنی اولاد بیٹا،بیٹی،پوتا، پوتی، نواسہ،نواسی وغیرہم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔یونہی صدقہ فطر ونذر وکفارہ بھی انہیں نہیں دے سکتا۔رہا صدقہ نفل وہ دے سکتا ہے بلکہ بہتر ہے۔(عالمگیری، رد المحتاروغیرہ) [92]

مسئلہ: بہو اور داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد یا شوہر کی اولاد کو دے سکتا ہے اور رشتہ داروں میں جس کا نفقہ اُس کے ذمہ واجب ہے اسے زکوٰۃ دے سکتا ہے جب کہ نفقہ میں محسوب نہ کرے۔(ردالمحتار) [93]

مسئلہ: ماں باپ محتاج ہوں اور حیلہ کرکے زکوٰۃ دیناچاہتاہے کہ یہ فقیر کو دیدے،پھر فقیراُنہیں دے یہ مکروہ ہے۔

---

89) الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/207، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

90) از الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الزکاۃ، باب من یجوزدفع الصدقۃالیہ ومن لا یجوز،1/313،مکتبہ رحمانیہ اقرا غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور
الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/207 قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
الدر المختار شرح تنویر الابصار و جامع البحار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ص137 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

91) الدر المختار شرح تنویر الابصار و جامع البحار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ص137 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

92) الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/207 قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، تعریف الزکوٰۃ،3/137،مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

93) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ أَیْ مَصْرِفِ الزَّكَاةِ وَالْعُشْرِ،3/293 مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

(ردالمحتار)[94] یونہی حیلہ کرکے اولاد کو دینا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: اپنے یا اپنی اصل یا اپنی فرع یا اپنے زوج یا اپنی زوجہ کے غلام یا مکاتب یا مدبر یا امِّ ولد یا اس غلام کو جس کے کسی جز کا یہ مالک ہوا اگر چہ بعض حصہ آزاد ہو چکا ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔(عالمگیری)[95]

مسئلہ: عورت شوہر کو اور شوہر عورت کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اگرچہ طلاقِ بائن بلکہ تین طلاقیں دے چکا ہو جب تک عدت میں ہے اور عدت پوری ہو گئی تو اب دے سکتا ہے۔(درِمختار،ردالمحتار)[96]

قاعدہ 3: جو شخص مالکِ نصاب ہو(جب کہ وہ چیز حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو یعنی مکان،سامان خانہ داری، پہننے کے کپڑے، ادم،سواری کا جانور،ہتھیار،اہلِ علم کیلئے کتابیں جو اس کے کام میں ہوں کہ یہ سب حاجت اصلیہ سے ہیں اور وہ چیز ان کے علاوہ ہوا اگر چہ اس پر سال نہ گزرا ہو اگر چہ وہ مال نامی نہ ہو)ایسے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (ردالمحتار)[97] اور نصاب سے مراد یہاں یہ ہے کہ اس کی قیمت دوسودرہم ہو گرچہ وہ خود اتنی نہ ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو مثلاًچھ تولہ سونا جب دوسو درہم قیمت کا ہو توجس کے پاس ہے اگرچہ اس پر زکوٰۃواجب نہیں کہ سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے مگر اس شخص کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے یا اس کے پاس تیس بکریاں یا بیس گائیں ہوں جن کی قیمت دوسودرہم ہے اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اگر چہ اس پرزکوٰۃ واجب نہیں یا اس کے پاس ضرورت کے سوا اسباب ہیں جو تجارت کے لئے بھی نہیں اور وہ دو سو درہم کے ہیں تو اسے زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

مسئلہ: صحیح تندرست کوزکوٰۃدے سکتے ہیں اگرچہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو مگر اسے سوال کرنا جائز نہیں۔(عالمگیری وغیرہ)[98]

مسئلہ: جو شخص مالک نصاب ہے اس کے غلام کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتے اگر چہ غلام اپاہج ہو اور اس کا مولیٰ کھانے کو بھی نہیں دیتا یا اس کا مالک غائب ہو مگر مالک نصاب کے مکاتب کو اور اس ماذون کو دے سکتے ہیں جو خود اور اس کا مال دَین میں مستغرق ہو۔یوہیں غنی مرد کے نابالغ بچے کو بھی نہیں دے سکتے اور غنی کی بالغ اولاد کو دے سکتے ہیں جب کہ فقیر ہوں۔(عالمگیری، درِمختار)[99]

---

[94] یُکْرَہُ أَنْ یُحْتَالَ فِی صَرْفِ الزَّکَاۃِ إلَی وَالِدَیْہِ الْمُعْسِرَیْنِ بِأَنْ تَصَدَّقَ بِھَا عَلَی فَقِیرٍ ثُمَّ صَرَفَھَا الْفَقِیرُ إلَیْھِمَا کَمَا فِی الْقُنْیَۃِ
ردّالمحتار کتاب الزکاۃ،باب المصرف،تحت قولہ وقدّمنا انّ الحیلۃ،3/294، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

[95] از الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/207،قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

[96] الدر المختار شرح تنویر الابصار و جامع البحار. کتاب الزکاۃ. باب المصرف. ص137. دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ أَیْ مَصْرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشْرِ،3/294، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

[97] رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ أَیْ مَصْرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشْرِ ، 3/297، صفحہ مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

[98] الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/208، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

[99] الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/208، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
الدر المختار شرح تنویر الابصار و جامع البحار. کتاب الزکاۃ. باب المصرف. ص138. دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

مسئلہ: غنی کی بیوی کو دے سکتے ہیں جبکہ مالکِ نصاب نہ ہو یونہی غنی کے باپ کو دے سکتے ہیں جبکہ فقیر ہے۔(عالمگیری) [100]

مسئلہ: جس عورت کا دَینِ مہر اس کے شوہر پر باقی ہے۔اگر چہ وہ بقدرِ نصاب ہو،اگر چہ شوہر مال دار ہو،ادا کرنے پر قادر ہو اُسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔(جوہرہ نیّرہ) [101]

مسئلہ: جس بچہ کی ماں مالک نصاب ہے اگر چہ اس کا باپ زندہ نہ ہو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ [102]

مسئلہ: جس کے پاس دکان یامکان ہے جسے کرایہ پر اٹھاتاہے اوراس کی قیمت مثلاً تین ہزار ہو مگر کرایہ اتنانہیں جو اس کی اوربال بچوں کی خورش(خوراک) کو کافی ہوسکے تواس کوزکوٰۃ دے سکتے ہیں یوہیں اس کی ملکیت میں کھیت ہیں جن کی کاشت کرتاہے مگر پیداوارا تنی نہیں جوسال بھر کی خورش کے لئے کافی ہواس کوزکوٰۃ دے سکتے ہیں اگرچہ کھیت کی قیمت دو سو درہم یازائد ہو۔

(فتاوی عالمگیری،ردالمحتار) [103]

مسئلہ: جس کے پاس کھانے کو غلہ ہو جس کی قیمت دو سو درہم ہو اور وہ غلہ سال بھر کو کافی ہے جب بھی اس کوزکوٰۃ دینا حلال ہے۔(ردالمحتار) [104]

مسئلہ: جاڑے کے کپڑے جن کی گرمیوں میں حاجت نہیں پڑتی۔حاجت اصلیہ میں ہیں وہ کپڑے اگر چہ بیش قیمت ہوں زکوٰۃ لے سکتا ہے جس کے پاس رہنے کا مکا ن حاجت سے زیادہ ہو یعنی پورے مکان میں اس کی سکونت نہیں یہ شخص زکوٰۃ لے سکتا ہے۔(ردالمحتار) [105]

مسئلہ: عورت کو ماں با کے یہاں سے جو جہیز ملتا ہے اس کی مالک عورت ہی ہے اس میں دو طرح کی چیزیں ہوتی ہیں ایک حاجت کی جیسے خانہ داری کے سامان، پہننے کے کپڑے،استعمال کے برتن اس قسم کی چیزیں کتنی ہی قیمت کی ہوں ان کی

---

100) الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/208، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

101) مصنّف نے اختلاف ذکر کرنے کے بعد امام اعظم اور امام محمد علیہما الرحمۃ کے موقف کو درست قرار دیتے ہوئے لکھاکہ

وَالْأَصَحُّ قَوْلُهُمَا وَإِنْ كَانَ لَهَا مَهْرٌ يَبْلُغُ مِاءَتَیْ دِرْہَمٍ إِنْ كَانَ مُعْسِرًا يَجُوزُ لَهَا الْأَخْذُ

الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الزکاۃ،باب من یجوزدفع الصدقۃالیہ ومن لا یجوز، 1/316،مکتبہ رحمانیہ اقرا غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور

102) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ أَیُ مَصرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشْرِ،3/298، مکتبہ امدادیہ ملتان باکستان

103) الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف،1/208، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ أَیُ مَصرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشْرِ،3/296، مکتبہ امدادیہ ملتان باکستان

104) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ أَیُ مَصرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشْرِ،3/296، مکتبہ امدادیہ ملتان باکستان

105) حوالہ مذکورہ

وجہ سے عورت غنی نہیں۔دوسری وہ چیزیں جوحاجت اصلیہ سے زائد ہیں زینت کے لئے دی جاتی ہیں جیسے زیوراورحاجت کے علاوہ اسباب اور برتن اورآنے جانے کے بیش قیمت بھاری جوڑے۔ان چیزوں کی قیمت اگر بقدر نصاب ہے توعورت غنی ہے زکوٰۃ نہیں لے سکتی۔(ردالمحتار) [106]

مسئلہ: موتی وغیرہ جواہر جس کے پاس ہوں اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو ان کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر جب نصاب کی قیمت کے ہوں تو زکوٰۃ لے نہیں سکتا۔(در مختار و غیرہ) [(107)]

مسئلہ: جس کے مکان میں نصاب کی قیمت کا باغ ہو اور باغ کے اندر ضروریاتِ مکان باورچی خانہ، غسل خانہ وغیرہ نہیں تو اسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔(عالمگیری) [(108)]

قاعدہ4: بنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے نہ غیر انہیں دے سکے نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔بنی ہاشم سے مراد حضرت علی و جعفر و عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبد المطلب کی اولادیں ہیں۔ان کے علاوہ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعانت نہ کی مثلاً ابو لہب کہ اگر چہ یہ کافر بھی حضرت عبد المطلب کا بیٹا تھا مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔(عالمگیری) [(109)]

مسئلہ: بنی ہاشم کے آزادکئے ہوئے غلاموں کوبھی نہیں دےسکتےتو جوغلام ان کی ملک میں ہیں انہیں دینابطریق اولیٰ ناجائز۔

(درمختار وغیرہ کتب عامہ)[(110)]

مسئلہ: ماں ہاشمی بلکہ سیدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو وہ ہاشمی نہیں کہ شرع میں نسب باپ سے ہے لہٰذا ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگر کوئی دوسرا مانع نہ ہو۔[(111)]

مسئلہ: صدقہ نفل اوراوقاف کی آمدنی بنی ہاشم کو دےسکتےہیں خواہ وقف کرنے والےنےان کی تعیین کی ہویانہیں۔(درمختار)[(112)]

---

106) حوالہ مذکورہ

107) الدر المختارشرح تنویر الابصاروجامع البحار کتاب الزکاۃ.شرط صحۃ اداء الزکوٰۃ.ص128. دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان
بہارِ شریعت،حصہ5،مسئلہ37،930/1

108) الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 208/1، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

109) حوالہ مذکورہ

110) الدر المختارشرح تنویر الابصاروجامع البحار کتاب الزکاۃ.الباب المصرف. ص138.دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان

111) بہارِ شریعت،حصہ5،مسئلہ 37، 930/1

112) الدر المختارشرح تنویر الابصار و جامع البحار. کتاب الزکاۃ.الباب المصرف.ص138.دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

قاعدہ5: جن لوگوں کی نسبت کہا گیا کہ انہیں زکوۃ دے سکتے ہیں ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوا عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگر چہ غنی ہو اس وقت حکمِ فقیر میں ہے باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔(درمختاروغیرہ) [113]

مسئلہ: جو شخص مرض الموت میں ہے اس نے زکوۃ اپنے بھائی کو دی اور یہ بھائی اس کا وارث ہے تو زکوۃ عند اللہ ادا ہو گئی مگر باقی وارثوں کو اختیار ہے کہ اس سے اس زکوۃ کو واپس لیں کہ یہ وصیت کے حکم میں ہے اور وارث کے لئے بغیر اجازت دیگر ورثہ وصیت صحیح نہیں۔(ردالمحتار) [114]

مسئلہ: جو شخص اس کی خدمت کرتا اور اس کے یہاں کام کرتا ہے اسے زکوٰۃ دی یا اس کو دی جس نے خوشخبری سنائی یا اسے دی جس نے اس کے پاس ہدیہ بھیجا یہ سب جائز ہے ہاں اگر عوض کہہ کر دی تو ادا نہ ہوئی عید بقر عیدمیں خدّام [115] مرد وعورت کو عید ی کہہ کر دی تو ادا ہو گئی۔(جوہرہ،عالمگیری) [116]

مسئلہ: جس نے تحری کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ اس کوزکوٰۃ دے سکتے ہیں اورزکوٰۃ دے دی بعدمیں ظاہر ہوا کہ وہ مصرف زکوٰۃ ہے یا کچھ حال نہ کھلا تو ادا ہو گئی اوراگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا یا اس کے والدین میں کوئی تھا یا اپنی اولاد تھی یا شوہر تھا یا زوجہ تھی یا ہاشمی یاہاشمی کا غلام تھا یا ذمی تھا جب بھی ادا ہو گئی اور اگر یہ معلوم ہوا کہ اُس کا غلام تھا یا حربی تھا تو ادا نہ ہوئی،اب پھر دے۔

یہ بھی تحری ہی کے حکم میں ہے کہ اُس نے سوال کیا۔اس نے اُسے غنی نہ جان کر دے دیایا وہ فقیروں کی جماعت میں انہیں کی وضع میں تھا اسے دیدیا۔(عالمگیری،درّمختار مع ردّ المحتار) [117]

مسئلہ: اگر بے سوچے سمجھے دے دی یعنی یہ خیال بھی نہ آیا کہ اسے دے سکتے ہیں یا نہیں اور بعد میں معلوم ہوا کہ اسے نہیں دے سکتے تھے تو ادا نہ ہوئی ورنہ ہو گئی اور اگر دیتے وقت شک تھا اور تحری نہ کی یا کی مگر کسی طرف دل نہ

---

[113] ماخوذ ازالدر المختار شرح تنویر الابصار و جامع البحار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف،ص138،دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
[114] رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ اَیْ مَصْرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشْرِ، 3/293، مکتبہ امدادیہ ملتان باکستان
[115] خادم کی جمع
[116] الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الزکاۃ،باب من یجوزدفع الصدقۃالیہ ومن لا یجوز،1/319، مکتبہ رحمانیہ اقرا غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور
الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/209، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
[117] الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/209،208، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ اَیْ مَصْرِفِ الزَّکَاۃِ وَالْعُشْرِ، 3/302,303، مکتبہ امدادیہ ملتان باکستان

جمایا تحری کی اور غالب گمان یہ ہوا کہ یہ زکوٰۃ کا مصرف نہیں اور دے دیا تو ان سب صورتوں میں ادا نہ ہوئی مگر جبکہ دینے کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ واقعی وہ مصرف زکوٰۃ تھا تو ہوگئی۔(عالمگیری وغیرہ) [118]

مسئلہ: زکوٰۃ وغیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ اولاًاپنے بھائیوں بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھرماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر ذوی الارحام یعنی رشتہ داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاوں کے رہنے والوں کو۔(جوہرہ،عالمگیری) [119]

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم!قسم ہے اُس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقہ کو قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ داراس کے سلوک کرنے کے محتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے۔قسم ہے اُس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہ فرمائے گا۔(ردالمحتار) [120]

مسئلہ: دوسرے شہر کو زکوٰۃ بھیجنا مکروہ ہے مگر جبکہ وہاں اُس کے رشتہ والے ہوں تو ان کے لئے بھیج سکتاہے یا وہاں کے لوگوں کو زیادہ حاجت ہے یازیادہ پرہیز گار ہیں یامسلمانوں کے حق میں وہاں بھیجنازیادہ نافع ہے یا طالب علم کے لئے بھیجے یا زاہدوں کے لئے یا دارالحرب میں ہے اورزکوٰۃ دارالاسلام میں بھیجے یاسال تمام سےپہلے ہی بھیج دے ان سب صورتوں میں دوسرے شہر کو بھیجنابلاکراہت جائز ہے۔(عالمگیری،درمختار) [121]

مسئلہ: شہر سے مراد وہ شہر ہے جہاں مال ہو اگر خود ایک شہر میں ہے اور مال دوسرے شہر میں تو جہاں مال ہو وہاں کے فقراء کو زکوٰۃ دی جائے اور صدقہ فطر میں وہ شہر مراد ہے جہاں خود ہے اگر خود ایک شہر میں ہے اُس کے چھوٹے بچے اور غلام دوسرے شہر میں تو جہاں خود ہے وہاں کے فقراء پر صدقہ فطر تقسیم کرے۔(جوہرہ،عالمگیری) [122]

---

118) الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/208،209، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

119) الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الزکاۃ،باب من یجوزدفع الصدقۃالیہ ومن لا یجوز،1/320، مکتبہ رحمانیہ اقرا غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور
الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، 1/208,209، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

120) قال: "یاأمة محمد والذی بعثنی بالحق لا یقبل اللّٰہ صدقة من رجل ولہ قرابة محتاجون إلی صلتہ ویصرفھا إلی غیرہم والذی نفسی بیدہ لا ینظر اللّٰہ إلیہ یوم القیامة
مجمع الزوائد منبع الفوائد،کتاب الزکاة، باب الصدقة علی الاقارب الخ،223/3، رقم الحدیث:4652، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت
رد المحتار علی الدر المختار،کتاب الزکاۃ، بَابُ الْمَصْرِفِ أَيْ مَصْرِفِ الزَّكَاةِ وَالْعُشْرِ، 3/304، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

121) الدر المختار شرح تنویر الابصار و جامع البحار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ص138،دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف،1/208,209، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

122) الجوہرۃ النیرۃ،کتاب الزکاۃ،باب من یجوزدفع الصدقۃالیہ ومن لا یجوز،1/319، مکتبہ رحمانیہ اقرا غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور
از الفتاویٰ الہندیۃ،کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف،1/209، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

مسئلہ: بد مذہب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔(درمختار) [123]

جب بد مذہب کا یہ حکم ہے تو وہابی دیوبندی کہ توہینِ خدا و تنقیصِ شانِ رسالت کرتے اور شائع کرتے ہیں جن کو اکابر علمائے حرمین طیبین نے بالاتفاق کافر ومرتد فرمایا اگر چہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں،انہیں زکوٰۃ دینا حرام وسخت حرام ہے اور دی تو ہر گز ادا نہ ہو گی۔

انتباہ: اس بلاء میں بعض اہلسنّت مالدار عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرنے والے زیادہ مبتلا ہیں اورخوش ہیں کہ ہم نے دین کی خدمت کرلی،حالانکہ جانتے ہیں کہ اس نے بدمذہب کے مدارس میں امداد کی اوردل بہلا رہے ہیں کہ امداد ہوگئی۔انہیں یاد رہنا چاہیے کہ زکوٰۃ ادا نہ ہوئی،اس کا حساب ہوگا، مزید سزا ہوگی کہ ان کی مدد کر دی جو تمہاری زکوٰۃ کھاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرینگے ان کی اس شرارت کی سزا بھی تمھیں بھگتنی پڑے گی۔(وماعلینا الا البلاغ)

گداگراورزکوۃ

ہر ملک بالخصوص ہمارے ملک پاکستان میں گداگروں کی فوج بجرموج زکوٰۃ بٹورنے کے بڑے ماہر ہیں۔فقیر نے گداگری پر کتاب لکھی ہے تفصیل اُس میں ہے ۔[124] یہاں یہ عرض کرنا ہے کس قسم کے گداگر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

فتاویٰ رضویہ صفحہ (243) [125] میں ہے کہ گدائی تین قسم کی ہے:

(1) ایک غنی مالدار جیسے اکثر جوگی سادھوبچے۔[126] اِنہیں سوال کرنا حرام اور انہیں دینا حرام اوراِن کے دیئے(یعنی ان کو دینے)سے زکوٰۃ(ادا) نہیں ہوسکتی،فرض سر پر باقی رہے گا۔

(2) دوسرے وہ کہ واقع میں (حقیقت میں)قدرِنصاب کے مالک نہیں مگر قوی و تندرست کسب(کمانے)پر قادر ہیں اور سوال کسی ایسی ضرورت کے لئے نہیں جو اُن کے کسب سے باہر ہو،کوئی حرفت یا مزدوری نہیں کی جاتی،مفت کا کھانا کھانے کے عادی ہیں اور اس کے لئے بھیک مانگتے پھرتے ہیں انہیں سوال کرنا حرام اور جو کچھ انہیں اس سے ملے وہ ان کے حق میں خبیث کہ حدیث شریف میں ہے: لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَالِذِی مِرَّةٍ سَوِيٍّ(ترمذی) [127]

---

[123] الدر المختار شرح تنویر الابصار و جامع البحار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ص138، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

[124] گداگری اوراس کا علاج،قطبِ مدینہ پبلشرز کھارادر کراچی

[125] فتاویٰ رضویہ، کتاب الزکوۃ، 10 / 254،253،مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ،اندرونِ لوہاری دروازہ، لاہور

[126] درویش کو جوگی،سادھو کہتے ہیں،یہاں کنایۃ ہے مکّارسے،وہ انسان جو سادھوؤں کا بھیس بدل کر لوگوں کودھوکہ دے۔

[127] عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ: لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَالِذِی مِرَّةٍ سَوِيٍّ
سنن الترمذي، کتاب الزکاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء من لا تحل لہ الصدقۃ،42/3، رقم الحدیث:652، دار الکتب العلمیۃ

یعنی صدقہ حلال نہیں کسی غنی کے لئے اور نہ کسی توانا و تندرست کے لئے۔

انہیں بھیک دینا منع ہے کہ معصیت پر اعانت [128] ہے۔لوگ اگر نہ دیں تو مجبور ہو کر کچھ محنت مزدوری کریں۔

قرآن مجید میں ہے: وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (پارہ 6،سورۃ المآئدہ، آیت2)

ترجمہ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

مگر ان کے دیئے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی جب کہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو کہ فقیر ہیں

قرآن مجید میں ہے: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ۔(پارہ10،سورۃ التوبہ، آیت60)

ترجمہ کنزالایمان: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے (جو) محتاج(ہیں)۔

(3) تیسرے وہ عاجز وناتواں کہ نہ مال رکھتے ہیں،نہ کسب پر قدرت،جتنے کی حاجت ہے اتنا کمانے پر قادر نہیں، انہیں بقدرِ حاجت سوال حلال اور اس(سوال)سے جو کچھ ملے(وہ)ان کے لئے طیّب اور یہ عمدہ مصارفِ زکوٰۃ سے ہیں اور انہیں دینا باعثِ اجرِ عظیم۔یہی ہیں وہ جنہیں جھڑکنا حرام ہے۔ واللّٰہ تعالیٰ اَعلَمُ

سوال: زکوٰۃ کن مصارف میں دینا جائز ہے۔ بینوا توجروا

الجواب: مصرفِ زکوٰۃ ہر مسلمان حاجتمند جسے اپنے مالِ مملوک (وہ مال جو اس کی ملک میں ہو)سے مقدارِ نصاب فارغ عن الحوائج الا صلیہ [129] پر دسترس نہیں بشرطیکہ نہ ہاشمی ہو، نہ اپنا شوہر، نہ اپنی عورت،اگرچہ طلاق مغلظہ دے دی ہو جب تک عدت سے باہر نہ آئے، نہ وہ جو اپنی اولاد میں ہے جیسے بیٹا بیٹی،پوتا پوتی،نواسا نواسی، نہ وہ جن کی اولاد میں یہ ہے جیسے ماں باپ اور دادا دادی،نانانانی اگرچہ یہ اصلی وفروعی رشتے عیاذاً باللّٰہ (اللہ تعالیٰ کی پناہ) بذریعہ زنا ہوں، نہ اپنایا ان پانچوں قسم میں کسی کا مملوک ہو اگرچہ مکاتَب ہو، نہ کسی غنی کا غلامِ غیر کاتب،نہ مردِ غنی کانابالغ بچہ، نہ ہاشمی کا آزادبندہ اور مسلمان حاجت مند کہنے سے کافروغنی پہلے ہی خارج ہوچکے۔یہ سولہ(16) شخص ہیں جنہیں زکوٰۃ دینی جائز نہیں۔

اِن کے سوا سب کو روا(سب کو دینا جائز)مثلاً ہاشمیہ بلکہ فاطمیہ عورت کا بیٹا جب کہ باپ ہاشمی نہ ہو کہ شرع میں نسب باپ سے ہے۔بعض لوگ ایسے ہیں کہ ماں کے سیّدانی ہونے سے سیّد بن بیٹھے اور باوجود تفہیم (سمجھانے کے باوجود)اس پر اصرار کرتے ہیں بحکمِ حدیثِ صحیح مستحق لعنتِ الٰہی ہوتے ہیں۔

والعیاذ باللّٰہ وقدا وضحنا ذلک فی فتاونا (اللہ تعالیٰ کی پناہ اور ہم نے اسے اپنے فتاویٰ میں خوب واضح کردیا ہے۔)

---

128) گناہ کے کام پر مدد کرنا ہے۔

129) حوائج حاجت کی جمع،بمعنی ضروریات،بنیادی ضروریات جیسے مکان، لباس،سواری،خوراک وغیرہ

اسی طرح غیر ہاشمی کا آزاد بندہ اگرچہ خود اپنا ہی ہو، یا اپنے اصول و فروع و زوج و زوجہ و ہاشمی کے علاوہ کسی غنی کا مکاتب یا زنِ غنیہ(غنی بیوی)کا نا بالغ بچہ اگرچہ یتیم ہو یا اپنے بہن بھائی،چچا، پھوپھی، خالہ،ماموں بلکہ انہیں دینے میں دونا(دوگنا)ثواب ہے۔

(ایک تو)زکوٰۃو(دوسرا)صلہ رحم۔یا اپنی بہو یا داماد یا ماں کا شوہر یا باپ کی عورت یا اپنے زوج یا زوجہ کی اولاد کہ اِن سولہ کو بھی دینا روا(دینا جائز ہے)جبکہ یہ سولہ اول سولہ سے نہ ہوں،از انجا (اس جگہ پہ اگرچہ)کہ اُنھیں اُن سے مناسبت ہے جس کے باعث ممکن تھا کہ ان میں ہی عدمِ جواز کا وہم جاتا۔لہٰذا فقیر نے انہیں بالتخصیص شمار کر دیا اورنصابِ مذکور پر دسترس نہ ہونا چند صورت کو شامل:

(1) ایک یہ کہ سرے سے مال ہی نہ رکھتا ہو، اسے مسکین کہتے ہیں۔

(2) دوم (یہ کہ)مال ہو مگر نصاب سے کم،یہ فقیر ہے۔

(3) سوم(یہ ہے کہ)نصاب بھی ہو مگر حوائج اصلیہ [130]میں مستغرق (ڈوبا ہوا)جیسے مدیون۔

(4) چہارم حوائج سے بھی فارغ ہومگر اسے دسترس نہیں جیسے ابنُ السبیل یعنی مسافر جس کے پاس خرچ نہ رہا تو بقدرِ ضرورت زکوٰۃ لے سکتا ہے، اس سے زیادہ اِسے لینا روا نہیں یا وہ شخص جس کا مال دوسرے پر دَین موجل [131]ہے اور ہنوز(ابھی تک)میعاد نہ آئی۔اب اسے کھانے پہننے کی تکلیف ہے تو میعاد آنے تک بقدرِ حاجت لے سکتا ہے یا وہ جس کا مدیون غائب ہے یا لے کر مکر گیا [132]اگر چہ ثبوت رکھتا ہو کہ ان سب صورتوں میں دسترس نہیں۔بالجملہ مدارِکارحاجتمندی [133]بمعنی مذکور پر ہے تو جو نصابِ مذکور پر دسترس رکھتا ہے ہر گز زکوٰۃ نہیں پا سکتا اگر چہ غازی ہو یا حاجی ہو یا طالب عا لم یا مفتی مگر عاملِ زکوٰۃ جسے حاکمِ اسلام نے اربابِ اموال (مالداروں/صاحب ثروت لوگوں)سے تحصیلِ زکوٰۃ پر مقرر کیا،وہ جب تحصیل کرے بحالتِ غنا بھی بقدر اپنے عمل کے لے سکتا ہے اگر ہاشمی نہ ہو۔

پھر دینے میں تملیک شرط ہے جہاں یہ نہیں جیسے محتاجوں کو بطورِ اباحت اپنے دستر خوان پر بٹھا کر کھلا دینا یا میت کے کفن میں لگانا یا مسجد،کنواں، خانقاہ،مدرسہ، پل، سرائے وغیر ہ بنوانا، اِن سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔اگر ان میں صرف کیا

---

130) مذکورہ

131) ایسا قرض جس کا وقت طے کر لیا گیا ہو۔

132) انکار کرتا ہے کہ میں نے آپ کا کچھ بھی نہیں دینا۔

133) حاجتمندی کے کام کا انحصار

چاہے(ان امور میں خرچ کرنا چاہتا ہے)تو اس کے لئے حیلہ شرعی کیا جائے[134] (تاکہ شرعی حیثیت بھی بر قرار رہے یعنی زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے اور جسے زکوٰۃ لینا ناجائز ہے اس کے لئے بھی جواز کی صورت نکل آئے۔)

اور وہ حیلہ عام مشہور ہے لیکن یہ عام آدمی کرتا ہے۔خوّاص تو اِسے برا سمجھتے ہیں بلکہ انکا مذہب عوام کے تصوّرات سے بالاہے وہ فرماتے ہیں؛ عوام کی زکوٰۃچالیسواں حصہ ہے لیکن خوّاص کے نزدیک ایک حصہ اپنے لئے باقی انتالیس(49)اللہ عزّوجَلّ کی راہ میں، اخصُّ الخواص فرماتے ہیں: وہ حصہ بھی اللہ عزّوجَلّ کے لئے ہے اپنی ضروریات کے لئے قرض لے یا (ہاتھ کی کمائی)پر گزارہ کرے۔

تجربہ اُویسی غفرلہ)

حیلہ میں یہ ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کسی مستحق کودی جاتی ہے اس سے پہلے منوایا جاتا ہے کہ یہ رقم وغیرہ مدرسہ میں دے دینا یا فلاں مد میں جمع کرانا اس پر جھگڑے کھڑے ہو جاتے ہیں یا کم از کم جسے حیلہ کے طور پر رقم دی جاتی ہے وہ مختلف فکرات میں گھر جاتا ہے۔لڑائی جھگڑے سے بچنے کے لئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ایک فقہی جزئی بیان فرمائی،اس سے پہلے اگر جھگڑا کھڑا بھی ہو گا تو ایسی حکمتِ عملی سے بیٹھ جائے گا وہ طریقہ یہ ہے؛ فقیر غَفَرَاللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ کے نزدیک اس کا بے خلش (بغیر جھگڑے کے) طریقہ یہ ہے کہ مثلاً مالِ زکوٰۃ سے بیس روپے سید کی نذر یا مسجد میں صرف کیاچاہتا ہے۔کسی فقیر عاقل بالغ مصرفِ زکوٰۃ کو کوئی کپڑا مثلاً ٹوپی یا سیر سوا سیر غلہ دکھائے کہ یہ ہم تمہیں دیتے ہیں مگر مفت نہ دیں گے بیس روپے میں بیچیں گے یہ روپے تمہیں ہم اپنے پاس سے دیں گے کہ ہمارے مطالبہ میں واپس کر دو وہ خواہ مخواہ راضی ہو جائے گا،جانے گا کہ مجھے تو یہ چیز یعنی کپڑا یا غلہ مفت ہی ہاتھ آئے گا۔اب بیع شرعی کر کے بیس روپے بہ نیتِ زکوٰۃ اسے دے جب وہ قابض ہو جائے اپنے مطالبہ ثمن میں لے لے۔اول تو وہ خود ہی دے دے گا کہ سرے سے اسے ان روپوں کو اپنے پاس رہنے کی امید ہی نہ تھی کہ وہ گرہ سیجاتا سمجھے،اسے تو صرف اس کپڑے یا غلّہ کی امید تھی وہ حاصل ہے۔تو انکار نہ کرے گا اور کرے بھی تو یہ جبراً چھین لے کہ وہ اس قدر میں اس کامدیون ہے اور دائن جب اپنے دَین کی جنس سے مالِ مدیون پائے تو بالاتفاق بیاس کی رضا مندی کے لے سکتا ہے۔اب یہ روپے لے کر بطورِخود نذرِ سید یا بناء ِ مسجد میں صرف کر دے کہ دونوں مرادیں حاصل ہیں۔

در مختار میں ہے: أَنْ يُعْطِيَ مَدْيُونَهُ الْفَقِيرَ زَكَاتَهُ ثُمَّ يَأْخُذَهَا عَنْ دَيْنِهِ. وَلَوْ امْتَنَعَ الْمَدْيُونُ مَدَّ يَدَهُ وَأَخَذَهَا لِكَوْنِهِ ظَفِرَ بِجِنْسِ حَقِّهِ[135]

---

[134] فتاویٰ رضویہ، کتاب الزکوٰۃ، 10/2476 تا246، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ،اندرونِ لوہاری دروازہ، لاہور

[135] الدر المختار شرح تنویر الابصار و جامع البحار. کتاب الزکاۃ. وشرط صحۃ اداۂا نیۃ مقارنۃ لہ. ص128. دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ترجمہ: اپنے مدیون فقیر کو زکوٰۃ دی پھر اس سے دَین وصول کرے اگر مدیون نہ دے تو اس سے چھین لے کیونکہ یہ اپنے حق کی جنس کو پاتا ہے۔

اور فقیر غَفَرَاللّٰہُ تَعَالٰی لَہ نے اس مصرفِ زکوٰۃ کے عاقل بالغ ہونے کی شرط اس لئے لگائی کہ اس کے ساتھ یہ غبنِ فاحش کی مبایعت (باہمی لین دین کرنا) بلا تکلف روا ہو۔اور کپڑے،غلّہ کی تخصیص اس لئے کی کہ اگر کچھ پیسے بعوض روپوں کے بیچنا چاہے گا تو ظاہر مفاد جامع صغیر پر تقابض البدلین (مبیع اور ثمن دونوں پر قبضہ کرنا۔) شرط ہوگا وہ یہاں حاصل نہیں اگرچہ روایتِ اصل پر ایک ہی جانب کا قبضہ کافی اور اکثر علماء اسی طرف ہیں اوریہی قولِ منقّح[136]۔(فتاوٰی رضویہ شریف) [137]

زکوٰۃ اور سادات کرام و دیگر بنو ھاشم عظام)

فقیر نے قواعد میں لکھاہے کہ بنوہاشم وسادات کو زکوٰۃ دینا اور انکا لینا حرام ہے۔اس پر ٹیڑی مجتہدین اپنی عادت کے مطابق ناراض ہیں اور ساداتِ کرام و بنوہاشم حضرات کو بھی فقیر کے خلاف ابھارتے ہیں لیکن سادات کرام و بنوہاشم حضرات تو راضی ہو جائیں گے کہ وہ جانتے ہیں کہ مالِ زکوٰۃ میل کچیل ہے اورآپ حضرات پاکیزہ و مقدس۔ہاں! ٹیڑی مجتہدین تحقیقِ رضوی پڑھیں کہ آپ نے فرمایا: زکوٰۃ سادات کرام وسائر بنی ہاشم پر حرام قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلثہ بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کا اجماع قائم۔امام شعرانی رحمہ اللہ تعالٰی "میزان"میں فرماتے ہیں: اتفق الائمۃ الاربعۃ علی تحریم الصدقۃ المفروضۃ علی بنی ہاشم و بنی عبد المطلب و ھم خمس بطون' ال علی وٰال العباس و' ال جعفر وٰال عقیل وٰال الحارث بن عبد المطلب۔ھذا من مسائل الاجماع الاتفاق اھ ملخصًا (138)

ترجمہ: باتفاقِ ائمہ اربعہ بنو ہاشم اوربنو عبدالمطلب پر صدقہ فرضیہ حرام ہے اور وہ پانچ خاندان ہیں: آلِ علی،آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ حارث بن عبد المطلب رضوان اللہ علیہم اجمعین۔یہ اجماعی اور اتفاقی مسائل میں سے ہیں اھ ملخصًا۔

---

136) جھوٹ سے پاک، سچ بات۔

137) فتاوٰی رضویہ،کتاب الزکوٰۃ، 10/ 108،مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ،اندرونِ لوہاری دروازہ، لاہور

138) المیزان الکبریٰ،باب قسم الصدقات،2/261،مطبع عالم الکتب بیروت

اول تاآخر تمام متونِ مذہب قاطبۃً(تمام/سرتاسر)بیشذوذشاذوعامہ شروحِ معتمدہ وفتاواۓ مستندہ[139]اس حکم پرناطق اورخود حضور پر نورسیدالسادات صلی اللہ علیہ وسلم سے متواترحدیثیں اس باب میں وارد۔اس وقت جہاں‌تک فقیرکی نظرہے بیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نےاس مضمون کی حدیثیں حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم سےروایت کیں۔[140]

اس کے بعد اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے صحابہ کرام کے اسماء لکھ کر حوالہ جات کے دریا بہائے۔اہل تحقیق حضرات فتاویٰ رضویہ شریف جلد دہم کا مطالعہ فرمائیں۔بالخصوص رسالہ لزھر الباسم فی حرمۃ الزکوٰۃ علیٰ بنی ہاشم (بنی ہاشم پر زکوٰۃ کی حرمت کے بارے میں کہلا ہوا شگوفہ)کا مطالعہ تو نہایت ہی ضروری ہے۔

اپیل اُویسی غفرلہ

ساداتِ کرام و بنو ہاشم حضرات اپنی رفعتِ شان کے پیش نظر زکوٰۃ کے مال لینے کا تصوّر ہی ختم کر دیں۔

اگر کچھ خواہش ہے تو اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہ کی تحریر عوام تک پہونچائیں وہ تحریر یہ ہے: رہا یہ کہ پھر اس زمانہ پُر آشوب میں حضراتِ ساداتِ کرام کی مواسات (غم خواری)کیو نکر ہو۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا:بڑے مال والے اگر اپنے خالص مالوں سے بطورِ ہدیہ ان حضرات عُلیا کی خدمت نہ کریں تو ان کی بے سعادتی ہے۔وہ وقت یاد کریں جب ان حضرات کے جدّ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ظاہری آنکھوں کو بھی کوئی ملجا و ماوٰی نہ ملے گا۔

کیا پسند نہیں آتا کہ وہ مال جو اُنہیں کے صدقے میں اِنہیں سرکار سے عطا ہوا،جسے عنقریب چھوڑ کر پھر ویسے ہی خالی ہاتھ زیرِزمین جانے والے ہیں،اُن کی خوشنودی کے لئے اُن کے پاک مبارک بیٹوں پر اُس کا ایک حصہ صَرف کیاکریں کہ اُس سخت حاجت کے دن اس جواد کریم روف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے بھاری انعاموں،عظیم اکراموں سے مشرّف ہوں۔ابنِ عساکرامیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يَدًا كَافَأْتُهُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ [141]

ترجمہ: جو میرے اہل بیت میں سے کسی کیساتھ اچھاسلوک کریگا میں روزِقیامت اس کاصلہ اسے عطا فرماوں گا۔

خطیب بغدادی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

139) یعنی ایسا نہیں کہ چند ایک کتب میں سادات کو صدقاتِ واجبہ دینا ناجائز قرار دیا گیا ہو بلکہ تمام کی تمام چھوٹی بڑی فقہ کی کتبِ متون،ان کی شروحات،سب فتاویٰ جات میں یہی درج ہیکہ سادات کو صدقاتِ واجبہ دینا،اسی طرح ان کا لینا جائز نہیں ہے۔

140) فتاوٰی رضویہ،کتاب الزکوٰۃ،10/ 99،مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ،اندرونِ لوہاری دروازہ،لاہور۔

141) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال،الباب الخامس فی فضل اہل البیت، الفصل الاول فی فضلھم مجملا، 95/12، رقم الحدیث:24152،موسسۃ الرسالۃ بیروت

مَنْ صَنَعَ صنيعة إِلٰی أَحَدٍ مِنْ خلف عبد المطلب فی الدنیا أو فی ہذہ الدنیا فعلی مکافأتہ إذا لقینی [142]

ترجمہ: جو شخص اولادِ عبد المطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے اس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔

اللہ اکبر! اللہ اکبر! قیامت کے دن، وُہ قیامت کا دن، وہ سخت ضرورت سخت حاجت کا دن اور ہم جیسے محتاج اور صلہ عطا فرمانے کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سا صاحب التاج، خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا کچھ نہال فرمادیں، ایک نگاہِ لطف ان کی جملہ مہمات ِ دو جہاں کو بس ہے، بلکہ خود یہی صلہ کروڑوں صلے سے اعلیٰ و انفس ہے جس کی طرف کلمہ کریم " اِذالقینی "(جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔) اشارہ فرماتا ہے، بلفظ اذا تعبیر فرمانا بحمد للہ بروزِ قیامت وعدہ وصال و دیدارِ محبوب ذی الجلال کا مژدہ سناتا ہے مسلمانو! اور کیا درکار ہے دوڑو اور اس دولت و سعادت کو لو و باللہ التوفیق اور متوسط حال والے اگر مصارف مستحبہ کی وسعت نہیں دیکھتے تو بحمد للہ وہ تدبیر ممکن ہے کہ زکوٰۃ کی زکوٰۃ ادا ہو اور خدمتِ سادات بھی بجا ہو یعنی کسی مسلمان مصرفِ زکوٰۃ معتمد علیہ [143] کو کہ اس کی بات سے نہ پھرے، مالِ زکوٰۃ سے کچھ روپے بہ نیت زکوٰۃ دے کر مالک کر دے پھر اس سے کہے تم اپنی طرف سے فلاں سید کی نذر کر دو، اس میں دونوں مقصود حاصل ہو جائیں گے کہ زکوٰۃ تو اس فقیر کو گئی اور یہ جو سید نے پایا نذرانہ تھا۔ اس کا فرض ادا ہو گیا اور خدمتِ سید کا کامل ثواب اسے اور فقیر دونوں کو ملا۔

(فتاوٰی رضویہ شریف) [144]

نسبت بڑی چیز ہے)

بعض لوگ نسبت کو کچھ نہیں سمجھتے بلکہ جوش میں آجاتے ہیں تو اس پر شرک کے فتویٰ سے بھی باز نہیں آتے حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ اللہ عزّوجلّ کے نزدیک نسبت کی کتنی عزت ہے۔ تفصیل فقیر نے رسالہ "نسبت بسگت" میں لکھ دی ہے۔ یہاں یہ عرض کرنا ہے کہ مالِ زکوٰۃ چونکہ میل کچیل ہے اسی لئے اس سے رسول اکرم ﷺ کے اعزہ و اقارب کو دور رکھا گیا ہے تاکہ یقین ہو کہ "نسبت بڑی چیز ہے"۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

[142] تاریخ بغداد، حرف المیم ،من آباء العبادلۃ، 102/10، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

[143] وہ قابل اعتماد شخص جو مستحق زکوٰۃ ہو۔

[144] فتاوٰی رضویہ، کتاب الزکوٰۃ، جلد10، صفحہ 105 تا 106، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ، اندرونِ لوہاری دروازہ، لاہور۔

الفقیر القادری ابو الصالح **محمد فیض احمد اویسی رضوی** غفرلہٗ

بہاول پور۔پاکستان

22جمادی الآخر 1425ھ

بروز ایمان افروز دو شنبہ قبل صلوٰۃ العصر